بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان
بتوفیق موفق انس و جان تنویر عین ایمان ضیاء جہد الیقان یعنی نسخہ
تقویۃ الایمان
مولفہ حضرت حاجی حافظ مولانا محمد اسمعیل شہید فی سبیل اللہ رحمہ اللہ
مطبع نامی منشی نولکشور میں [illegible] مطبوع ہوا
URDU STACKS
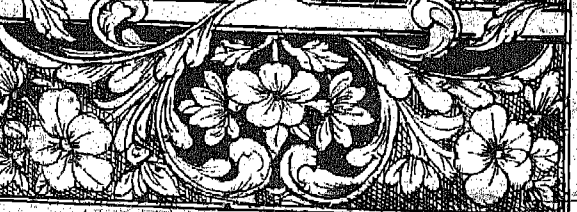
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی ہزار ہزار شکر تیری ذات پاک کو کہ ہمکو تو نی ہزار وں نعمتیں دین اور اپنا سچا دین
اور سیدھی راہ چلایا اور اصل توحید سکھائی اور اپنے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی امت میں بنایا اور اونکی راہ سیکھنے کا شوق دیا اور اون کے نائبون کی
اونکی راہ بتاتے ہین اور اونکے طریقہ پر چلاتے ہین اونکی محبت دی سوا ی پروردگار
تو اپنے حبیب پر اور اوسکے آل واصحاب پر اور اوس کے سب نائبون پر
ہزار درود اور سلام بھیج اور اوسکی پیروی کرنیوالونکو رحمت کر اور ہمکو اون
شریک کر اور ہمکو اوسی ہی کی راہ پر چلنے اور سوتی قائم رکھہ اور اوسی کے تابعون
رکھہ آمین رب العالمین اما بعد سننا چاہیے کہ آدمی سارے اللہ کے بندے ہین ا
کا کام بندگی ہے جو بندہ کہ بندگی نکرے وہ بندہ نہین اور اصل بندگی ایمان کا درست
کہ جسکے ایمان مین کچھہ خلل ہے اوسکی کوئی بندگی قبول نہین اور جسکا ایمان سب
اوسکی تھوڑی بندگی بھی بہت ہے سو ہر آدمی کو چاہیے کہ ایمان کے درست کرنے
بڑی کوشش کرے اور اوسکے حاصل کرنیکو سب چیزونسے مقدم رکھے اور اس
دین کی بات مین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلونکی رسمون کو پکڑتے ہین کو

بزرگون کے دیکھتے ہین اور کوئی مولویون کی باتونکو جو اونھون نے اپنے ذہن کی تیزی
سے نکالی ہین سند پکڑتے ہین اور کوئی اپنی عقل کو دخل دیتے ہین اور ان سب سے
بہتر راہ یہ ہی کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھیے اور اوسی کے سند پکڑیے اور اپنی
عقل کو کچھہ دخل نہ دیجیے اور جو قصہ بزرگونکا یا کلام مولویون کا اوسکے موافق ہو سو قبول کر
لیجیے اور جو موافق نہ ہو اوسکی سند نہ پکڑیے اور جو رسم اوسکے موافق نہو اوسکو چھوڑ دیجیے اور
یہ جو عوام الناس مین مشہور ہی کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہی اوسکو بڑا علم
چاہیے ہمکو وہ طاقت کہان کہ اونکا کلام سمجھین اور اوس راہ پر چلنا بڑے بزرگون کا کام ہے
سو ہماری کیا طاقت کہ اوسکے موافق چلین بلکہ ہمارے یہی باتین کفایت کرتی ہین سو یہ بات
بہت غلط ہی اسواسطے کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی کہ قرآن مجید مین باتین بہت صاف
صریح ہین اونکا سمجھنا کچھہ مشکل نہین چنانچہ سورہ بقر مین فرمایا ہی ولقد انزلنا الیک
آیات بینات وما یکفر بہا الا الفاسقون ترجمہ اور بیشک اوتارین ہمنے تیری طرف
باتین کھلی اور منکر اوس سے وہی ہوتی ہین جو لوگ بے حکم ہین ف یعنی ان باتونکا سمجھنا
کچھہ مشکل نہین بلکہ ان پر چلنا نفس پر مشکل ہی اسواسطے کہ نفس کو حکم برداری کسی کی بری
لگتی ہی سو اسلیے جو لوگ بے حکم ہین وہ اوسکے انکار رکھتی ہین اور اللہ و رسول کا کلام سمجھنے کو بہت علم
نہین چاہیے کہ پیغمبر تو ناوانون کی راہ بتانے کو اور جاہلون کی سمجھانیکو اور بے علمون کے
علم سکھانے کو آئی تھی چنانچہ اللہ تعالی نے سورہ جمعہ مین فرمایا ہی ہو الذی بعث
فی الامیین رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتہ ویزکیہم ویعلمہم الکتاب والحکمۃ
وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ترجمہ وہ اللہ ایسا ہی کہ جسنے کھڑا کیا ناوانونمین
ایک رسول اونہین سے کہ پڑھتا ہی اونپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہی اونکو اور سکھاتا ہی اونکو
کتاب اور عقل کی باتین اور بیشک تھی پہلے سے گمراہی صریح مین ف یعنی یہ اللہ کی بڑی
قدرت ہی کہ اوسنے ایسا رسول بھیجا کہ اوسنے بے خبرونکو خبردار کیا اور ناپاکونکو پاک اور
جاہلون کو عالم اور احمقونکو عقلمند اور راہ بھٹکے ہوون کو سیدھی راہ پر سو جو کوئی یہہ
بات سمجھے کہ پیغمبر کی بات سوای عالمونکے کوئی سمجھہ نہین سکتا اور اونکی

قرآن سے زیادہ کوئی کتاب فصیح و بلیغ نہین کاش عربی و نحو پڑھتی عالمون مین رہتی یہانکی لذت پاتی
یعنی ان پڑھون مین

ایمان کا رکھتے ہو اور افعال شرک کے کرتے ہو سو یہ دونو راہین کیون ملائے دیتے ہو اوسکو جواب
دیتے ہین کہ ہم تو شرک نہین کرتے بلکہ اپنا عقیدہ انبیا و اولیا کی جناب مین ظاہر کرتے ہین
شرک جب ہوتا کہ ہم اون انبیا و اولیا کو پیرون شہیدون کو اللہ کے برابر سمجھتے سو یون تو ہم نہین سمجھتے
بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نے اونکو
بخشی ہے اوسکی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اونکا پکارنا عین اللہ ہی کا پکارنا ہے
اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی ہے اور وہ لوگ اللہ کے پیارے ہین
جو چاہین سو کرین اور اوسکی جناب مین ہماری سفارشی ہین اور وکیل اور اونکے ملنے سے خدا
ملتا ہے اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور جتنا ہم اونکو مانتے ہین اتنا ہی اللہ سے
نزدیک ہوتے ہین اور اسیطرح کی خرافاتین بکتے ہین اور ان باتون کا سبب یہ ہے کہ خدا او
رسول کے کلام کو چھوڑ کر اپنی عقل کو دخل دیا اور جھوٹی کہانیون کے پیچھے پڑے اور غلط غلط
رسمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ و رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجھ لیتے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی
اور اوپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹا بتایا چنانچہ سورہ یونس مین اللہ صاحب نے فرمایا ہے
ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ہؤلاء شفعاؤنا عند اللہ
قل اتنبئون اللہ بما لا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ
وتعالی عما یشرکون ترجمہ اور پوجتے ہین درے اللہ کے ایسی چیز کو کہ نہ کچھ
فائدہ دیوے اونکو نہ کچھ نقصان اور کہتے ہین یہ لوگ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس کہہ
بتاتے ہو تم اللہ کو جو نہین جانتا وہ آسمانو نمین اور نہ زمین مین سو وہ نرالا ہے اونسے جنکو یہ
شریک بتاتے ہین ف یعنی جنکو لوگ پکارتے ہین اونکو اللہ نے کچھ قدرت نہین دی نہ فایدہ پہونچانے
کی نہ نقصان کر دینے کی اور یہ جو کہتے ہین کہ یہ ہمارے سفارشی ہین اللہ کے پاس سو یہہ بات
اللہ نے تو نہین بتائی پھر کیا تم اللہ سے زیادہ خبردار ہو سو اوسکو بتاتے ہو جو وہ نہین جانتا اس آیت
سے معلوم ہوا کہ تمام آسمان و زمین مین کوئی کسی کا ایسا سفارشی نہین ہے کہ اوسکو مانے
اور اوسکو پکارنے تو کچھہ فائدہ یا نقصان پہنچے بلکہ انبیا و اولیا کی سفارش جو ہے سو اللہ کے اختیار

مین ہی اونکی پکارنے نہ پکارنے سے کچھہ نہیں ہوتا اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسیکو سفارشی
بھی سمجھکر پوجے وہ بھی مشرک ہوجاتا ہی اور اللہ صاحب نے سورہ زمر مین فرمایا ہے والذین
اتخذوا من دونہ اولیاء ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ان اللہ یحکم
بینہم فیما ہم فیہ یختلفون ان اللہ لا یہدی من ہو کاذب کفار ۞
ترجمہ اور جو لوگ کہ ٹھہراتے ہین ورے اللہ سے اور حمایتی کہتے ہین پوجتے ہین ہم اونکو
سواسی لیے کہ نزدیک کردین ہمکو اللہ کی طرف مرتبہ مین بیشک اللہ حکم کریگا اونمین
اوس چیز مین کہ اوسمین اختلاف ڈالتے ہین بیشک اللہ راہ نہین دیتا جھوٹے ناشکر کو ف
یعنی جو بات سچی تھی کہ اللہ بندے کیطرف سب سے زیادہ نزدیک ہی سو اسکو چھوڑکر جھوٹی بات
بنائی کہ اورونکو حمایتی ٹھہرایا اور یہ جو اللہ کی نعمت تھی کہ وہ محض اپنے فضل سے بغیر واسطے
کسی کے سب مرادین پوری کرتا ہی اور سب بلائین ٹال دیتا ہی سو اوسکا حق نہ پہچانا اور اوسکا
شکر ادا نہ کیا بلکہ یہ بات اورون سے چاہنے لگے پھر اس الٹی راہ مین اللہ کی نزدیکی
ڈھونڈھتے ہین سو اللہ ہرگز اونکو راہ نہین دیگا اور اس راہ سے ہرگز اوسکی نزدیکی نہ پاوینگے
بلکہ جون جون اس راہ مین چلینگے سو اوس سے دور ہوتے جاوینگے اس آیت سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی کسیکو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جانکر کہ اوسکے پوجنے کے سبب سے خدا کی
نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور جھوٹا اور اللہ کا ناشکر اور اللہ
صاحب نے سورہ مومنون مین فرمایا ہی قل من بیدہ ملکوت کل شیء وہو یجیر ولا
یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون ۞
ترجمہ کہہ کون ہی وہ شخص کہ اوسی کے ہاتھہ مین ہی تصرف ہر چیز کا اور وہ حمایت
کرتا ہے اور اوسکے مقابل کوئی حمایت نہین کرسکتا جو تم جانتے ہو سو وہ کہدینگے
کہ اللہ ہی کہہ پھر کہان سے خبطی ہوجاتے ہو ف یعنی جب کافرون سے بھی پوچھیے کہ سارے
عالم مین تصرف کسکا ہی اور اوسکے مقابل کوئی حمایتی کھڑا ہوسکے تو وہ بھی یہی کہینگے کہ یہہ اللہ
ہی کی شان ہی پھر اورونکو ماننا محض خبط ہی ف اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ صاحب نے
کسیکو عالم مین تصرف کرنے کی قدرت نہین دی اور کوئی کسی کی حمایت نہین کرسکتا

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت میں کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اوسی کا مخلوق اور اوسی کا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے سو سمجھنا چاہیے کہ شرک اسی پر موقوف نہیں کہ کسیکو اللہ کے برابر سمجھے اور اوسکے مقابل جانے بلکہ شرک کے معنی یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ نے اپنے واسطے خاص کی ہیں اور اپنے بندوں کے ذمہ پر نشان بندگی کا ٹھہرائی ہیں وہ چیزیں اور کسی کے واسطے کرنی جیسے سجدہ کرنا اور اوسکے نام کا جانور کرنا اور اوسکی منت ماننی اور مشکل کے وقت پکارنا اور ہر جگہ حاضر و ناظر سمجھنا اور قدرت تصرف کی ثابت کرنی سو ان باتوں سے شرک ثابت ہو جاتا ہے گو کہ پھر اوسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اوسی کا مخلوق اور اوسی کا بندہ اور اس بات میں اولیا و انبیا میں اور جن و شیطان میں اور بھوت و پری میں کچھ فرق نہیں یعنی جس سے کوئی یہ معاملہ کرے گا وہ مشرک ہو جاویگا خواہ انبیا و اولیا سے کرے خواہ پیروں شہیدوں سے خواہ بھوت و پری سے چنانچہ اللہ صاحب نے جیسا بت پوجنے والوں پر غصہ کیا ہے ویسا ہی یہود و نصاری پر حالانکہ وہ لوگ اولیا و انبیا سے یہ معاملہ کرتے تھے چنانچہ سورہ براءت میں فرمایا ہے

اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ

ترجمہ ٹھہرایا انھوں نے مولویوں کو اور درویشوں کو مالک اپنا ورے اللہ سے اور مسیح بیٹے مریم کو اور حالانکہ اونکو تو حکم یہی ہوا ہے کہ بندگی کریں مالک ایک کی نہیں کوئی مالک سوای اوسکے سو وہ نرالا ہے اونکے شریک بتانے سے ف یعنی اللہ کو تو بڑا مالک سمجھتے ہیں اور اوس سے چھوٹے اور مالک ٹھہراتے ہیں مولویوں اور درویشوں کو سو اس بات کا اونکو حکم نہیں ہوا اور اس سے اون پر شرک ثابت ہوتا ہے اور وہ نرالا ہے اوسکا شریک کوئی نہیں ہو سکتا نہ چھوٹا نہ برابر کا بلکہ چھوٹے بڑے سب اوسکے بندہ عاجز ہیں عجز میں برابر چنانچہ

سورۂ مریم مین فرمایا ہے اِنۡ کُلُّ مَنۡ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اِلَّاۤ اٰتِی الرَّحۡمٰنِ عَبۡدًا لَقَدۡ اَحۡصٰىهُمۡ وَعَدَّهُمۡ عَدًّا وَكُلُّهُمۡ اٰتِيۡهِ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ فَرۡدًا ترجمہ جتنے لوگ ہین آسمان و زمین مین سو آنے والے ہین رحمان کے سامنے بندے ہوکر اور بیشک قابو مین کر رکھا ہے انکو اور گن رکھا ہے انکو ایک ایک اور ہر کوئی ان مین سے آنے والا ہے اوسکے سامنے قیامت کے دن اکیلا اکیلا ف یعنی کوئی فرشتہ اور آدمی غلامی سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا اور بالکل اوسکے قبضہ مین عاجز ہے کچھ قدرت نہین رکھتا اور وہ ایک ایک مین آپ ہی تصرف کرتا ہے کسیکو کسی کے قابو مین نہین دیتا اور ہر کوئی معاملہ مین اوسکے روبرو اکیلا اکیلا حاضر ہونیوالا ہے کوئی کسی کا وکیل حمایتی نہین بننے والا ان مضمونون کی آیتین قرآن مین بہت سی جگہ وارد ہین جس نے ان دو چار آیتون کے بھی معنی سمجھ لیے وہ بھی شرک و توحید کے مضمون سے خبردار ہوگیا اب یہ بات تحقیق کیجائے کہ اللہ صاحب نے کون کونسی چیزین اپنے لیے خاص کر رکھی ہین کہ اوسمین کسیکو شریک نہ کیا چاہیے سو وہ باتین بہت ساری ہین مگر کئی باتون کا ذکر کر دینا اور انکو قرآن و حدیث سے ثابت کر دینا ضرور ہے تا اور باقی باتین اونسے لوگ سمجھ لین سو اول بات یہ کہ ہر جگہ حاضر و ناظر رہنا اور ہر چیز کی خبر ہر وقت برابر رکھنی دور ہو یا نزدیک ہو چھپی ہو یا کھلی اندھیری مین ہو یا اوجالی مین آسمانو مین ہو یا زمینون مین پہاڑونکی چوٹی پر ہو یا سمندر کی تہ مین یہ اللہ ہی کی شان ہے اور کسی کی یہ شان نہین سو جو کوئی کسی کا نام اوٹھتے بیٹھتے لیا کرے اور دور و نزدیک سے پکارا کرے اور بلا کے مقابلہ مین اوسکی دوہائی دیوے اور دشمن پر اوسکا نام لیکر حملہ کرے اور اوسکے نام کا ختم پڑھے یا شغل کرے یا اوسکی صورت کا خیال باندھے اور یون سمجھے کہ جب مین اوسکا نام لیتا ہون زبان سے یا دل سے یا اوسکی صورت کا یا اوسکی قبر کا خیال باندھتا ہون تو وہین اوسکو خبر ہو جاتی ہے اور اوس سے میری کوئی بات چھپی نہین رہ سکتی اور جو مجھ پر احوال گذرتے ہین جیسی بیماری و تندرستی و کشایش و تنگی و مرنا و جینا غم و خوشی سب کی ہر وقت اوسے خبر ہے اور جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل مین گذرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتون سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتین سب شرک ہین اسکو اشراک فی العلم کہتے ہین یعنی اللہ کا سا

علم اور کو ثابت کرنا سو اس عقیدہ سے آدمی البتہ مشرک ہو جاتا ہے خواہ یہ عقیدہ انبیا و اولیا سے
رکھے خواہ پیر و شہید سے خواہ امام و امام زادہ سے خواہ بھوت و پری سے پھر خواہ یوں سمجھے کہ یہ بات
اونکو اپنی ذات سے ہے خواہ اللہ کے دینے سے غرض اس عقیدے سے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے
دوسری بات یہ ہے کہ عالم میں ارادہ سے تصرف کرنا اور اپنا حکم جاری کرنا اور اپنی خواہش
سے مارنا اور جلانا روزی کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا فتح و شکست
دینی اقبال و ادبار دینا مرادیں پوری کرنی حاجتیں برلانی بلائیں ٹالنی مشکل میں دستگیری
کرنی برے وقت میں پہنچنا یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی انبیا و اولیا کی پیر و
شہید کی بھوت و پری کی یہ شان نہیں جو کوئی کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اوس سے مرادیں مانگے اور اوس توقع پر نذر و نیاز کرے اور اوسکی منتیں مانے اور
مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے اور اسکو اشراک فی التصرف کہتے ہیں
یعنی اللہ کا سا تصرف ثابت کرنا محض شرک ہے پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت اونکو
خود بخود ہے خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے اور
تیسری بات یہ ہے کہ بعضے کام تعظیم کے اللہ نے اپنے لیے خاص کیے ہیں کہ اونکو عبادت کہتے ہیں
جیسے سجدہ اور رکوع اور ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا اور اوسکے نام پر مال خرچ کرنا اور اوسکے
نام کا روزہ رکھنا اور اوسکے گھر کی طرف دور دور سے قصد کر کے سفر کرنا اور ایسی صورت بنا کر چلنا
کہ ہر کوئی پہچان لیوے کہ یہ لوگ اوس گھر کی زیارت کو جاتے ہیں اور رستے میں اوس مالک کا
نام پکارنا اور نامعقول باتیں کرنے سے اور شکار سے بچنا اور اسی قید سے جا کر طواف کرنا
اور اوس گھر کی طرف سجدہ کرنا اور اوسکی طرف جانور لیجانے اور وہاں منتیں ماننی اور اوسپر
غلاف ڈالنا اور اوسکی چوکھٹ کی آگے کھڑے ہو کر دعا مانگنی اور التجا کرنی اور دین
دنیا کی مرادیں مانگنی اور ایک پتھر کو بوسہ دینا اور اوسکی دیوار سے اپنا منہ اور
چھاتی ملنا اور اوسکا غلاف پکڑ کر دعا کرنی اور اوسکے گرد روشنی کرنی اور اوسکا
مجاور بنکر اوسکی خدمت میں مشغول رہنا جیسے جھاڑو دینی اور روشنی کرنی
فرش بچھانا پانی پلانا وضو غسل کا لوگوں کیلیے سامان درست کرنا اور اوسکے کوئیں کے

پانی کو تبرک سمجھکر پینا بدن پر ڈالنا آپسمین بانٹنا غائبون کے واسطے لیجانا رخصت ہوتے وقت
اولٹے پاؤن چلنا اور اوسکی گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنے وہان شکار نہ کرنا درخت نہ کاٹنا
گھاس نہ اوکھاڑنا مواشی نہ چگانا یہ سب کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے اپنے بندونکو
بتائے ہین پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو یا بھوت و پری کو یا کسی کی سچی قبر کو یا جھوٹی قبر کو
یا کسی کے تھان کو یا کسی کے چلے کو یا کسی کے مکان کو یا کسی کے تبرک کو یا نشان کو یا
تابوت کو سجدہ کرے یا رکوع کرے یا اوسکے نام کا روزہ رکھے یا ہاتھ باندھکر کھڑا ہووے
یا جانور چڑھاوے یا ایسے مکانونمین دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہان روشنی کرے
غلاف ڈالے چادر چڑھاوے اونکے نام کی چھڑی کھڑی کرے رخصت ہوتے وقت اولٹے
پاؤن چلے اونکی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اوسپر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے
ہاتھ باندھکر التجا کرے مراد مانگے مجاور بنکے بیٹھ رہے وہانکے گرد و پیش کے جنگل کا ادب
کرے اور ایسی قسم کی باتین کرے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہے اسکو اشراک فی العبادت
کہتے ہین یعنی اللہ کی سی تعظیم کسی کی کرنی پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپہی اس تعظیم کے لائق ہین
یا یون سمجھے کہ اونکی اس طرحکی تعظیم کرنے سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اس تعظیم کی برکت سے اللہ
مشکلین کھول دیتا ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے چوتھی بات یہ کہ اللہ صاحب نے اپنے بندون
کو سکھایا ہے کہ اپنے دنیا کے کامون مین اللہ کو یاد رکھین اور اوسکی کچھ تعظیم کرتے رہین
تا کہ ایمان بھی درست رہے اور اون کامون مین بھی برکت ہووے جیسے اڑے کام پر اللہ
کی نذر ماننی اور مشکل کے وقت اوسکو پکارنا اور ہر کام کا شروع اوسکے نام سے کرنا اور
جب اولاد ہو تو اوسکے شکر مین اوسکے نام کا جانور ذبح کرنا اور اولاد کا نام عبد اللہ عبد الرحمن
خدا بخش الہ دیا امۃ اللہ الہ دی رکھنا اور کھیت اور باغ مین سے کچھ تھوڑا بہت
اوسکے نام کا کر رکھنا اور دہن اور ریوڑ مین سے کچھ اوسکی نیاز کر رکھنا اور جو
جانور اوسکے نام کے اوسکے گھر کی طرف لیجائے اونکا ادب کرنا یعنی نہ اونپر سوار ہونا
نہ لادنا اور کھانے پینے پہننے مین اوسکے حکم پر چلنا یعنے جن چیزون کے برتنے کو اوسنے فرمایا
اوسکو برتنا اور جو منع کیا اوس سے دور رہنا اور سب برائی بھلائی جو دنیا مین پیش آتی ہے

جیسے قحط اور ارزانی صحت و بیماری فتح و شکست اقبال و ادبار غمی و خوشی یہ سب اوسکے اختیار
مین سمجھنا اور اپنا ارادہ جس کام کا بیان کرنا تو پہلے اوسکے ارادہ کا ذکر کر دینا جیسے یون کہنا
کہ اگر اللہ چاہیگا تو ہم فلانا کام کرینگے اور اوسکے نام کو ایسی تعظیم سے لینا کہ جس مین
اوسکی مالکیت نکلے اور اپنی بندگی جیسے یون کہنا ہمارا رب ہمارا مالک ہمارا خالق اور کلام مین
جب قسم کھانے کی حاجت ہو تو اوسی کے نام کی قسم کھانی سو اس قسم کی چیزین اللہ نے
اپنی تعظیم کے واسطے بتائی ہین پھر جو کوئی کسی انبیا و اولیا کی اماموں شہیدوں کی بھوت
و پری کی اس قسم کی تعظیم کرے جیسے اڑے کام پر اونکی نذر مانے مشکل کے وقت اونکو
پکارے بسم اللہ کی جگہ اونکا نام لیوے جب اولاد ہو تو اونکی نذر و نیاز کرے اپنی اولاد کا نام عبد النبی
امام بخش پیر بخش رکھے کھیت و باغ مین اونکا حصہ لگاوے جو کھیتی و باڑی مین سے آوے پہلے
اونکی نیاز کرین جب اپنے کام مین لاوین اور دہن اور ریوڑ مین سے اونکے نام کا جانور ٹھہرا دے
اور ٹھہرا اون جانورون کا ادب کرے پانی دانہ پر سے نہ ہانکے لکڑی پتھر سے نہ مارے اور کھانے
پینے پہننے مین رسمون کی سند پکڑے کہ فلانے لوگون کو چاہیے کہ فلانا کھانا نہ کھاوین فلانا کپڑا
نہ پہنین حضرت بی بی کی صحنک مرد نہ کھاوین لونڈی نہ کھاوے جس عورت نے دوسرا خصم
کیا ہو وہ نہ کھاوے شاہ عبد الحق کا توشہ حقہ پینے والا نہ کھاوے اور برائی بھلائی جو دنیا مین
پیش آتی ہے اوسکو اونکی طرف نسبت کرے کہ فلانا اونکی پھٹکار مین آکر دیوانہ ہو گیا اور
فلانے کو اونھون نے مارا تو محتاج ہو گیا اور فلانے کو نواز دیا تو اوسکو فتح و اقبال مل گیا
اور قحط فلانی ستارے کے سبب سے پڑا فلانا کام جو فلانے دن شروع کیا تھا یا فلانی ساعت
مین سو پورا نہوا یا یون کہین کہ اللہ و رسول چاہیگا تو مین آؤنگا یا پیر چاہیگا تو یہ بات
ہو جاوے گی یا اوسکی تعریف بولنی مین یا معبود داتا بے پرواہ خداوند خدایگان مالک الملک
شہنشاہ بولے یا جب حاجت قسم کھانے کی پڑے تو پیغمبر کی یا علی کی یا امام کی یا پیر
کی یا اونکی قبرون کی قسم کھاوے سو ان سب باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے
اور اسکو اشراک فی العادت کہتے ہین یعنی اپنی عادت کے کامون مین جو اللہ کی تعظیم
کرنی چاہیے سو غیر کی کرے سو ان چارون طرح کا شرک صریح قرآن و حدیث مین ذکر ہے

اسلیے اس باب مین پانچ فصلین کہین ہین فصل پہلی مین ذکر ہی شرک کی برائی کا اور توحید
کی خوبی کا فصل دوسری مین ذکر ہی اشراک فی العلم کی برائی کا فصل تیسری
مین ذکر ہی اشراک فی التصرف کی برائی کا فصل چوتھی مین ذکر ہی اشراک فی العبادت
کی برائی کا فصل پانچوین مین ذکر ہی اشراک فی العادت کی برائی کا الفصل الاول
فی الاجتناب عن الاشراک ترجمہ فصل پہلی بچنے مین شرک سے یعنی اس فصل مین مجمل شرک
کی برائی کا ذکر ہی قال اللہ تعالی ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعیدا ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے
یعنی سورہ نساء مین بیشک اللہ نہین بخشتا یہ کہ شریک ٹھہراوے اوسکا اور بخشتا ہی ورے اوس سے
جسکو چاہی اور جسنے شریک ٹھہرایا اللہ کا سو بیشک راہ بہولا دور بھٹک کر یعنی اللہ کی راہ
بہولنا یون بھی ہوتا ہی کہ حرام وحلال مین امتیاز نکرے چوری بدکاری مین گرفتار ہو جاوے نماز
روزہ چہوڑ دیوے جورو بچون کا حق تلف کرے مان باپ کی بےادبی کرے لیکن جو شرک مین پڑا
وہ سب سے زیادہ بہولا اسلیے کہ وہ ایسے گناہ مین گرفتار ہوا کہ اللہ اوسکو ہرگز نہ بخشیگا اور
سارے گناہونکو اللہ شاید بخش بھی دیوے اس آیت سی معلوم ہوا کہ شرک نہ بخشا جاویگا
جو اوسکی سزا ہی مقرر ملے گی پھر اگر پرلے درجے کا شرک ہی کہ آدمی جس سے کافر ہو جاتا ہی تو اوسکی
سزا یہی ہی کہ ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین رہیگا نہ اوس سے کبھی باہر نکلیگا نہ اوسمین کبھی آرام پاویگا
اور جو اس سے ورلے درجے کی شرک ہین اونکی سزا جو اللہ کے یہان مقرر ہے سو پاوے گا
اور باقی جو گناہ ہین اونکی جو جو کچھ سزائین اللہ کے یہان مقرر ہین سو اللہ کی مرضی پر ہین چاہے
دیوے چاہے معاف کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شرک سے کوئی بڑا گناہ نہین اوسکی مثال یہ
بادشاہ کی تقصیرین اوسکی رعیت کے لوگ جتنی کرین جیسے چوری قزاقی چوکی پہرے کے وقت
سو جانا دربار کے وقت ٹال جانا لڑائی کے میدان سے ٹل جانا سرکاری پیسا پہنچانے مین
قصور کرنا علی ہذا القیاس اون سب کی سزائین بادشاہ کے یہان مقرر ہین مگر چاہے تو پکڑے
اور چاہے تو معاف کر دیوے اور ایک تقصیرین اس ڈھب کی ہین کہ جنمین بغاوت نکلتی ہے
جیسے کسی امیر یا وزیر یا چودھری قانونگو یا چوہڑے چمار کو بادشاہ بناوے یا اوسکی

واسطے تاج و تخت تیار کری یا اوسکی تئین ظل سبحانی بولی یا اوسکی تئین بادشاہ کا سا مجرا کرے
یا اوسکی لیے ایک دن جشن کا ٹھہراوے اور بادشاہ کیطرح نذر دیوے یہ تقصیر سب تقصیروں سے
بڑی ہے اسکی سزا مقرر اوسکو پہونچتی ہے اور جو بادشاہ اوس سے غفلت کرے اور ایسونکو
سزا نہ دیوے اوسکی بادشاہت مین قصور ہے چنانچہ عقلمند لوگ ایسے بادشاہ کو بے غیرت
کہتے ہین سو اوس مالک الملک شاہنشاہ غیور سے ڈرا چاہیے کہ پہلے سرے کا زور
رکھتا ہے اور ویسی غیرت سو وہ مشرکوں سے کیونکر غفلت کرے گا اور کسطرح اونکو اونکی
سزا نہ دیگا اللہ سب مسلمانوں پر رحمت کرے اور اونکو شرک کی آفت سے بچاوے آمین

قال اللہ تعالیٰ واذ قال لقمان لابنہ وھو یعظہ یٰبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم
ترجمہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ لقمان مین جب کہا لقمان نے اپنے بیٹے کو
اور وہ نصیحت کرتا تھا اوسکو اے بیٹے میرے مت شریک بنا اللہ کا بیشک شریک بنانا
اوسکا بڑی بے انصافی ہے ف یعنی اللہ صاحب نے لقمان کو عقلمندی دی تھی سو اونے
اوس سے سمجھا کہ بے انصافی یہی ہے کہ کسی کا حق اور کسیکو پکڑا دینا اور جسنے اللہ کا حق
اوسکی مخلوق کو دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا جیسے بادشاہ
کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے اس سے بڑی بے انصافی کیا ہوگی اور یہ یقین جان لینا
چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جیسی شرع کی راہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب سے بڑا گناہ ہے ایسی ہی عقل کی
راہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ شرک سب عیبوں سے بڑا عیب ہے اور یہی حق ہے اسواسطے
کہ آدمی مین بڑے سے بڑا عیب یہی ہے کہ اپنے بڑوں کی بے ادبی کرے سو اللہ سے
بڑا کوئی نہین اور شرک اوسی کی بے ادبی ہے

قال اللہ تعالیٰ وما ارسلنا من قبلک من
رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ترجمہ اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے یعنی سورۂ انبیا مین اور نہین بھیجا ہمنے تجھسے پہلے کوئی رسول مگر کہ اوسکو یہی حکم
بھیجا کہ بیشک بات یوں ہے کہ کوئی ماننے کے لایق نہین سواے میرے سو بندگی کرو میری
ف یعنی جتنے پیغمبر آئی ہین سو وہ اللہ کی طرف سے یہی حکم لائی ہین کہ اللہ کو مانئے اور اوسکے

سوای کسیکو نہ مانی اس آیت سی معلوم ہوا کہ شرک سی منع اور توحید کا حکم سب شرعون مین ہے سو یہی راہ نجات کی ہے اسکے سوائے اور سب راہین غلط ہین واخرج مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ وشرکہ وانا منہ بری ترجمہ مشکوۃ کے باب الریا مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابو ہریرہ نے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے کہ مین بڑا بے پرواہ ہون ساجھیون مین ساجھی سے جو کوئی کرے کچھ کام کہ ساجھی کر دے اوسمین میرے ساتھ اور کسی کو سو مین چھوڑ دیتا ہون اوسکو اور اوسکے ساجھی کو اور مین اوس سے بیزار ہون ف یعنی جسطرح اور لوگ اپنی مشترک چیز آپس مین تقسیم کر لیتے ہین سو مین یون نہین کرتا کیونکہ مین بے پرواہ ہون بلکہ جو کوئی کچھ کام میرے واسطے کرے اور غیر کو بھی اوسمین شریک کر دے سو مین اپنا حصہ بھی نہین لیتا بلکہ ساری ہی کو چھوڑ دیتا ہون اور اوس سے بیزار ہو جاتا ہون اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو شخص ایک کام کرے اللہ کے واسطے پھر وہی کام کرے اور کسی کے واسطے اوسپر شرک ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مشرک جو عبادت اللہ کی کرے وہ بھی اللہ کے یہان مقبول نہین بلکہ اللہ اوس سے بیزار ہے

اخرج احمد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی تفسیر قول اللہ تعالے عز وجل واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم قال جمعہم فجعلہم ازواجا ثم صورہم فاستنطقہم فتکلموا ثم اخذ علیہم العہد والمیثاق واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی قال فانی اشہد علیکم السموات السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم آدم شہدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین لم نعلم بہذا اعلموا انہ لا الہ غیری ولا رب غیری ولا تشرکوا بی شیئا انی ساُرسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی ومیثاقی وانزل علیکم کتبی قالوا شہدنا بانک ربنا والہنا لا رب لنا غیرک ولا الہ لنا غیرک ترجمہ مشکوۃ کے باب الایمان بالقدر مین لکھا ہے کہ امام احمد

ب نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر مین کہ واذ اخذ ربک من بنی آدم
الخ فرمایا کہ اللہ نے اولاد آدم کی اکٹھی کی پھر اونکی مثلین لگائین پھر اونکی صورت
بنائی پھر اونکو بولنے کی طاقت دی سو بولنے لگے پھر اون سے قول و عہد لیا
اور اونکی جان پر اون سے اقرار کروایا کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے
کیون نہین فرمایا سو مین گواہ کرتا ہون تمپر ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینون
کو اور تمھارے باپ آدم کو اسواسطے کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ ہم نہ جانتے تھے
یہ سو جان رکھو کہ بیشک بات یون ہے کہ نہین کوئی حاکم سوای میرے اور نہین کوئی مالک
سوای میرے اور مت شریک ٹھہراو میرا کوئی بیشک مین اب بھیجونگا طرف تمھاری رسول اپنے
کہ یاد دلاوینگے تمکو قول و قرار میرا اور اوتارونگا تمپر کتابین اپنی بولے اقرار کیا ہمنے کہ
بیشک تو مالک ہمارا ہے اور حاکم ہمارا نہین کوئی مالک ہمارا تیرے سوا اور نہین
کوئی حاکم ہمارا تیرے سوا ف یعنی اللہ صاحب نے سورۂ اعراف مین فرمایا ہے اور
جب نکالے تیرے رب نے بیٹے آدم کی پشت سے اونکی اولاد اور اقرار کروایا اونسے اونکی
جانون پر کہ کیا مین نہین ہون رب تمھارا بولے کیون نہین قبول کیا ہمنے اپنے ذمہ پر یہ
ہمنے اسلیے کیا کہ کہین کہنے لگو قیامت کے دن کہ بیشک ہم اس بات سے غافل تھے یا کہنے
لگو کہ شرک تو کیا تھا ہمارے باپ دادون نے پہلے سے اور ہم تھے پیچھے اونکے سو کیا
تو برباد کرتا ہے ہمکو اون جھوٹون کے کام کے بدلے یہ ترجمہ کلام اللہ کی آیت کا ہے سو
اسکے تفسیر مین ابی بن کعب نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے ساری اولاد آدم کی اکٹھی کی ایک جگہ اور
اونکی جدی جدی مثلین لگائین جیسے پیغمبرونکی جدی مثل اور اولیا کی جدی مثل اور شہیدونکی
جدی مثل اور نیکبختون کی جدی مثل اور حکم بردار لوگونکی جدی مثل اور بدکارونکی جدی مثل اور
اسیطرح کافرونکی مثلین لگائین جیسے یہود و نصاری اور مجوس و ہنود و علی ہذا القیاس پھر اونسب
کی صورتین بنائین یعنی ہر کسی کی صورت جیسی دنیا مین بنانی منظور تھی ویسی ہی وہان ظاہر کی
کسیکو خوبصورت کسیکو بدصورت کسیکو سہانگا کسیکو گونگا کسیکو کانا کسیکو اندھا علی ہذا القیاس
پھر اونکو بولنے کی طاقت دی پھر اون سب سے اللہ صاحب نے یون فرمایا کہ کیا مین تمھارا رب نہین

سوسب نے اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہی پھر اونسے قول وقرار لیا کہ میرے سوا کسیکو حاکم و مالک نہ جانیو اور کسیکو میرے سوا نہ مانیو سو اون سب نے ان سب کا قول وقرار کیا او ر اللہ صاحب نے اپنی بات پر آسمان و زمین و آدم کو گواہ کیا اور یہ فرمایا کہ اس قول وقرار کے یاد دلانے کو پیغمبر آوینگے اور کتابین لاوینگے سو ہر کسی نے جدی جدی اللہ کی توحید کا اقرار کیا اور شرک کا انکار سو شرک کی بات مین ایک کو دوسرے کی سند نہ پکڑنی چاہیے نہ پیر کی نہ اوستاد کی نہ باپ داودن کی نہ کسی بادشاہ کی نہ کسی مولوی کی نہ کسی بزرگ کی اور یہ جو کوئی خیال کرے کہ ہم تو دنیا مین آکر اوس بات کو بھول گئے پھر بھولی بات کی کیا سند ہی سو یہ خیال غلط ہی اسواسطے کہ بہت باتین آدمی کو آپ یاد نہین ہوتین پھر معتبر لوگون کے کہنے سے یقین کرتا ہی جیسے کسیکو اپنی ماں کی پیٹ سے اپنا پیدا ہونا یاد نہین ہوتا پھر لوگون ہی سے سنکر یقین کرتا ہی اور اپنی ماں ہی کو ماں سمجھتا ہی اور کسیکو ماں نہین بتا سکتا پھر اگر کوئی اپنی ماں کا حق ادا نہ کرے اور کسیکو ماں بتاوے تو اوسکو سب لوگ برا کہینگے اور جو وہ جواب دیوے کہ مجھے تو اپنا پیدا ہونا کچھہ یاد نہین کہ مین اوسکو اپنی ماں جانون سو سب لوگ اسکو احمق کہینگے اور بڑا بے ادب تو جب عوام الناس کے کہنے سے آدمی کو بہت باتون کا یقین آجاتا ہی پھر پیغمبرون کی تو بڑی شان ہی اونکی خبر دینے سے کیونکر نہ یقین آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اصل توحید کا حکم اور شرک کا منع اللہ صاحب نے ہر کسی سے عالم ارواح مین کہدیا ہی اور سارے پیغمبر اوسی کی تاکید کو آئی ہین اور ساری کتابین اوسی کے بیان مین اوترین سو ایک لاکھہ چوبیس ہزار پیغمبر ونکا فرمانا اور ایک سو چار کتاب آسمانی کا علم اسی ایک نکتہ مین ہی کہ توحید خوب درست کیجیے اور شرک سے بہت دور بھاگیے نہ اللہ کے سوا کسیکو حاکم سمجھیے کہ کسی چیز مین کچھہ تصرف کر سکتا ہی نہ کسیکو اپنا مالک ٹھہرائے کہ اوس سے اپنی کوئی مراد مانگے اور اپنی حاجت اوس پاس لیجائے واخرج احمد عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تشرک باللہ شیئا وان قتلت وحرقت ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہی کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ معاذ بن جبل نے نقل کیا کہ فرمایا مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی شریک ٹھہرا اللہ کا کسیکو گویا اجاوے تو اور جلایا جاوے توف یعنی اللہ کے سوا کسیکو
نجان اور اس سے نہ ڈرکہ شاید کوئی جن یا بھوت کچھ ایذا پونہچاوی سو جیسا مسلمان کو ظاہر کی
بلاؤنپر صبر کرنا چاہیی اور اونکی ڈرسی اپنا دین نہ بگاڑنا چاہیی اسیطرح جن اور بھوتون کی بھی ایذا پہ
صبر کرنا چاہیی اور اونسے ڈر کر اونکو نہ ماننا چاہیی اور یہ سمجھنا چاہیی کہ فی الحقیقت تو ہر کام اللہ ہی کے
اختیار مین ہے مگر وہ ہی کبھی کبھی اپنے بندونکو جانچتا ہی اور برون کے ہاتھ سے بھلونکو ایذا
پونہچاتا ہی تا کہ کچون اور پکون مین فرق ہو جاوی اور مومن اور منافق جدا جدا معلوم ہو جاوین
سو جیسی ظاہر مین کبھی متقیونکو فاسقون کے ہاتھ سے اور مسلمانونکو کافرون کی ہاتھ سے
اللہ کے ارادہ سے ایذا پہونچی جاتی ہی اور اونکو وہان صبر ہی کرنا پڑتا ہی اور دین لگاڑنا نہین
پہونچتا اسیطرح کبھی کبھی نیک آدمی کو جن اور شیاطینون کے ہاتھ سے اللہ کے ارادہ سے ایذا
پہونچ جاتی ہے سو اوسپر صبر کرنا ہی چاہیے اور اونکو ہرگز نہ ماننا چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ اگر کوئی شخص شرک سے بیزار ہو کر اونکا ماننا چھوڑے اور اونکی نذر و نیاز ماننے کو برا
جانے اور غلط غلط رسمونکو مٹانے لگے اور اسمین اسکو کچھ نقصان مال کا یا اولاد کا یا
جان کا پہونچ جاوے یا کوئی شیطان کسی پیر و شہید کا نام لے کر ایذا دینے لگے
تو اس پر صبر کرے اور اپنی بات پر قائم رہے اور یہ سمجھے کہ اللہ میرا دین جانچتا ہی
اور جیسے اللہ صاحب سب ظالمون آدمیون کو ڈھیل دے کر پکڑتا ہی اور مظلومونکو
اونکے ہاتھ سے چھڑاتا ہے اسیطرح ظالم جنون کو بھی اپنے وقت پر پکڑے گا اور
اور نیک آدمیون کو اونکی ایذا سے بچاوے گا واخرج الشیخان عن ابن مسعود
رضی اللہ عنہ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان
تدعوا للہ ندا و ہو خلقک ترجمہ مشکوۃ کے باب الکبائر مین لکھا ہے
کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کونسا گناہ بہت بڑا ہے اللہ کے نزدیک فرمایا یہ کہ پکارے تو
کسیکو اللہ کیطرح کا ٹھہرا کر اور حالانکہ اللہ ہی نے تجکو پیدا کیا ف یعنی جیسے کہ اللہ کو سمجھتے ہین
کہ وہ ہر جگہہ حاضر و ناظر ہی اور سب کام اوسکے اختیار مین ہین سو ہر مشکل کے وقت

یہی سمجھکر اوسکو پکارتے ہین سو کسی اور کو اسطرحکا سمجھکر پکارنا چاہیے کہ یہ سب سے بڑا
گناہ ہے اول تو یہ کہ یہ بات خود غلط ہے اور کسیکو کچھ حاجت برلانے کی طاقت ہوئی یا ہر جگہہ
حاضر و ناظر ہو دوسرے یہ کہ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اوسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیے
کہ اپنے ہر کامون پر اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ
کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اوسی سے رکہتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی
نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے اخرج الترمذی عن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال اللہ تعالی یا ابن آدم انک لو لقیتنی بقراب الارض
خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابہا مغفرۃ ترجمہ مشکوۃ کے
باب الاستغفار مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا کہ اللہ صاحب نے فرمایا کہ اے آدم کے
بیٹے بیشک تو جو مجھسے ملے دنیا بھر گناہ لیکر پھر ملے مجھسے تو کہ نہ شریک سمجھتا ہو
میرا کسیکو تو بیشک لے آؤن مین تیرے پاس بخشش اپنی دنیا بھر یعنی اس جہان مین
سب گنہگارون نے گناہ کیے ہین کہ فرعون بھی اس دنیا مین تھا اور ہامان مین بلکہ
شیطان بھی اسی مین ہے پھر یون سمجھے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگارون سے ہوئے ہین سوا شرک کے
آدمی وہ سب کچھ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اوسکے گناہ ہین اللہ صاحب اتنی ہی
اوسپر بخشش کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کی برکت سے سب گناہ بخشے جاتے ہین
جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچھے کام ناکارے ہو جاتے ہین اور یہی حق ہے
اسلیے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوگا کہ کسیکو اللہ کے سوا مالک نہ سمجھے اور اوسکے
سوای کہین بہاگنے کی جگہہ نہ جانے اور یہ اوسکے دلمین خوب ثابت ہو جاوے کہ اوسکے
تقصیروار کو اوس سے بھاگ کر کہین پناہ نہین اور اوسکے مقابل کسی کا زور نہین چلتا
اور اوسکے روبرو کسی کی حمایت نہین چلتی اور کوئی کسی کی سفارش اپنے اختیار
سے نہین کر سکتا سو جب یہ بات خوب اوسکے دل مین ثابت ہو جاوے پھر جتنے
گناہ اوس سے ہونگے سو بشریت کی راہ سے ہونگے یا بھول چوک کر اور اوس

19

گناہون کا ڈر اوسکے دل پر گھر رہا ہوگا اور اونسے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنی جان سے بھی تنگ ہوگا اور بیشک ایسے آدمی پر اللہ کی رحمت آتی ہے سو جون جون اوس سے گناہ ہونگے اوسی کے موافق اوسکی یہ حالت بڑھے گی اور جسقدر کہ یہ حالت بڑھیگی اوسیقدر اللہ کی رحمت بڑھے گی سو یہ جان لینا چاہیے کہ جسکی توحید کامل ہو اوسکا گناہ وہ کام کرتا ہے کہ اوروں کی عبادت وہ کام نہین کرسکتی فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہی متقی مشرک سی جیسے بیغیتی تقصیروار ہزار درجہ بہتر ہی باغی خوشامدی سے کہ یہ اپنی تقصیر پر شرمندہ ہی اور وہ اپنے فریب پر مغرور۔

الفصل الثانی

فی ذکر رد الاشراک فی العلم ترجمہ فصل دوسری بیان مین برائی اشراک فی العلم کے ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جس سے اشراک فی العلم کی برائی ثابت ہوتی ہے قال اللہ تعالی وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمها الا ہو ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنے سورۂ انعام مین کہ اوسی پاس ہین کنجیان غیب کی نہین جانتا اونکو مگر وہی ف یعنے جسطرح اللہ صاحب نے بندون کے واسطے ظاہر کی چیزین دریافت کرنے کو کچھ راہین بتا دی ہین جیسے آنکھ دیکھنے کو کان سننے کو ناک سونگھنے کو زبان چکھنے کو ہاتھ ٹٹولنے کو عقل سمجھنے کو اور وہ راہین اونکے اختیار مین دی ہین کہ اپنی خواہش کے موافق اونسے کام لیتے ہین جیسے جب کچھ دیکھنے کو دل چاہا تو آنکھ کھول دی نہ چاہا تو بند کر لی جس چیز کا مزہ دریافت کرنے کا ارادہ ہوا منہ مین ڈال لیا نہ ارادہ ہوا نہ ڈالا سو گویا کہ اون چیزون کی دریافت کرنے کو کنجیان اونکو دی ہین جیسی جسکے ہاتھ مین کنجی ہوتی ہے قفل اوسی کے اختیار مین ہوتا ہے جب چاہے تو کھولے جب چاہے نہ کھولے اسیطرح ظاہر کی چیزون کو دریافت کرنا لوگون کے اختیار مین ہے جب چاہین کرین جب چاہین نہ کرین سو اسطرح غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہیے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے کسی ولی و نبی کو جن و فرشتے کو پیر و شہید کو امام و امام زادے کو بھوت و پری کو اللہ صاحب نے یہ طاقت نہین بخشی کہ جب وہ چاہین غیب کی بات معلوم کر لین بلکہ اللہ صاحب اپنے

ارادہ سے کبھی کسیکو جتنی بات چاہتا ہی خبر دیتا ہی سو یہ اپنے ارادہ کی موافق نہ اونکی خواہش سے
چنانچہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارہا ایسا اتفاق ہوا ہی کہ بعضی بات کے دریافت
کرنیکی خواہش ہوئی اور وہ بات نہ معلوم ہوئی پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو ایک آن
مین بتادی چنانچہ حضرت کے وقت مین منافقون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کی اور حضرت
کو اس سے بڑا رنج ہوا اور کئی دن تک بہت تحقیق کیا پھر کچھ حقیقت نہ معلوم ہوئی اور آپ نہایت
فکر وغم مین رہے پھر جب اللہ صاحب کا ارادہ ہوا تو بتادیا کہ وہ منافق جھوٹے ہین اور
عائشہ رضی اللہ عنہا پاک ہین سو یقین یون ہی رکھا چاہیئے کہ غیب کے خزانے کی کنجی اللہ ہی کی پاس ہے
اوسنے کسیکے ہاتھ نہین دی اور کوئی اوسکا خزانچی نہین مگر اپنے ہی ہاتھ سے قفل کھول کر اوسمین
سے جسکو جتنا چاہے بخشدے اوسکا ہاتھ کوئی نہین پکڑ سکتا اس آیت سے معلوم ہوا
کہ جو کوئی یہ دعوی کرے کہ میرے پاس ایسا کچھ علم ہے کہ جب مین چاہون اوس سے
غیب کی بات معلوم کرلون اور آیندہ باتونکو معلوم کرلینا میرے قابو مین ہے سو وہ
بڑا جھوٹا ہی کہ دعوی خدائی کا رکھتا ہے اور جو کوئی کسی نبی ولی کو یا جن وفرشتہ کو
امام وامامزادے کو یا پیر وشہید کو یا نجومی ورمال یا جفار کو یا فال دیکھنے والے کو یا برہمن
رشی کو یا بھوت وپری کو ایسا جانے اور اوسکے حق مین یہ عقیدہ رکھے سو وہ مشرک ہوجاتا ہی
اور اس آیت سے منکر اور یہ جو وسواس آتا ہی کہ بعضے وقت کوئی نجومی یا رمال یا برہمن
یا شگونی کچھ کہہ دیتا ہی اور وہ اوسیطرح ہوجاتا ہے تو اوس سے اونکی غیب دانی ثابت
ہوتی ہی سو یہ بات غلط ہی اسواسطے کہ بہت باتین اونکی غلط بھی ہوتی ہین تو معلوم ہوا
کہ علم غیب اونکے اختیار مین نہین اونکی اٹکل کبھی درست ہوتی ہی کبھی غلط اور یہی حال
ہی استخارہ اور کشف کا اور قرآن مجید کی فال کا لیکن پیغمبرون کی وحی مین کبھی غلطی
نہین پڑتی سو وہ اونکے قابو مین نہین اللہ صاحب جو آپ چاہتا ہے سو بتادیتا ہے
اونکی خواہش کچھ نہین چلتی قال اللہ تعالی قل لا یعلم من فی السموات والارض
الغیب الا اللہ وما یشعرون ایان یبعثون **ترجمہ** کہا اللہ صاحب
نے یعنی سورہ نمل مین کہ کہو نہین جانتے جتنے لوگ ہین آسمانون مین اور

زمین مین غیب کو مگر اللہ اور نہین خبر رکھتے کہ کب اوٹھائے جاوینگے ف یعنی اللہ صاحب نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ لوگونسے یون کہہ دیوین کہ غیب کی بات سوای اللہ کے کوئی نہین جانتا نہ فرشتہ نہ آدمی نہ جن نہ کوئی چیز یعنی غیب کی بات کو جان لینا کسی کے اختیار مین نہین اور اسکی دلیل یہ کہ اچھے لوگ سب جانتے ہین کہ ایکدن قیامت آوے گی اور کوئی نہین جانتا کہ کب آوے گی سو ہر چیز کا معلوم کر لینا جو ان کے اختیار مین ہوتا یہ بھی معلوم کر لیتے

وقال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورہ لقمان مین کہ بیشک اللہ ہی کے پاس ہے خبر قیامت کی اور وہی اوتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ کہ مادہ کے پیٹ مین ہے اور نہین جانتا ہے کوئی کہ کیا کریگا کل اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مرے گا بیشک اللہ بڑا جاننے والا ہے خبردار ف یعنی غیب کی باتون کی سب خبرین اللہ ہی کو ہین اور اونکا جان لینا کسی کے قابو مین نہین چنانچہ قیامت کی خبر کہ اوسکا آنا بہت مشہور ہے اور نہایت یقینی اوسکے بھی آنے کی وقت کی کسیکو خبر نہین پھر اور چیزون کے ہونے کی خبر کا تو کیا ذکر ہے جیسے کسی کی فتح کسی کی شکست کسی کا بیمار ہونا کسی کا تندرست ہونا کہ یہ باتین تو نہ قیامت کے برابر مشہور ہین نہ ویسی یقینی اور اسیطرح مینہ برسنے کیوقت کی خبر کسیکو نہین حالانکہ اوسکا موسم بھی بندھا ہوا ہے اور اکثر اون موسمون مین برستا بھی ہے اور سارے نبی اور ولی اور بادشاہ اور حکیم اوسکی خواہش بھی رکھتے ہین سو اگر اوسکو وقت معلوم کرنے کی کچھ راہ ہوتی تو کوئی البتہ پا لیتا پھر جو چیزین کہ نہ اونکا موسم بندھا ہوا ہے نہ سب لوگ اونکی خواہش رکھتے ہین جیسے کسی شخص کا مرنا جینا اولاد ہونی یا غنی و فقیر ہونا یا فتح و شکست ہونی سو ایسی چیزون کی خبر کی راہ کیونکر پا سکین اور اسیطرح جو کچھ مادہ کے پیٹ مین ہے اوسکو بھی کوئی نہین جان سکتا کہ ایک ہے یا دو نر ہے یا مادہ کامل ہے یا ناقص خوبصورت ہے یا بدصورت حالانکہ حکیم لوگ ان سب چیزون کی اسباب لکھتے ہین پر کسیکا حال بالخصوص نہین جانتے تو

نجومی طبیب جفری فال نامہ والا وغیرہ کا کام ظن و تخمینی اور وہی ہوتا ہے

اور چیزین کہ آدمی مین چھپی ہوئی ہین جیسے خیالات اور ارادے اور نیتین اور ایمان اور نفاق
وہ تو کیونکر جان سکین اور اسیطرح جب کوئی اپنا حال نہین جانتا کہ کل کو کیا کرے گا
تو اور کسی کا کیونکر جان سکے اور جب اپنے مرنے کی جگہہ نہین جانتا تو اور کسی کے مرنے کی
جگہہ یا وقت کیونکر جان سکے غرض کہ اللہ کے سوای کوئی کچھہ آئندہ کی بات اپنے اختیار سے نہین
جان سکتا اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ جو غیب دانی کا دعوی کرتے ہین کوئی کشف کا
دعوی رکھتا ہی کوئی استخارہ کا عمل سکھاتا ہی کوئی تقویم اور پتر انکالتا ہے کوئی رمل کا قرعہ
پھینکتا ہے کوئی فالنامہ لیے پھرتا ہے یہہ سب جھوٹے ہین اور دغاباز ان کے
جال مین ہرگز نہ پھنسنا چاہیے لیکن جو شخص آپ دعوی غیب دانی کا نہ رکھتا ہو اور غیب
کی بات معلوم کرنی اپنے اختیار مین کہتا ہو بلکہ اتنی ہی بات بیان کرتا ہو کہ کچھہ بات کبھی اللہ
کی طرف سے مجکو معلوم ہو جاتی ہی سو وہ میرے اختیار مین نہین کہ جو بات مین چاہون تو
معلوم کر لون یا جب مین چاہون تو دریافت کر لون تو یہہ بات ہو سکتی ہے شاید وہ سچا ہو
یا مکار وقال اللہ تعالی ومن اضل ممن یدعوا من دون اللہ من لا یستجیب
لہ الی یوم القیامۃ وہم عن دعائہم غافلون ترجمہ اور فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ
احقاف مین اور کون زیادہ گمراہ ہوگا اوس شخص سے کہ پکارتا ہے ورے اللہ سے ایسون
لوگونکو کہ نہ قبول کرینگے اوسکی بات قیامت کے دن تک اور وہ انکے پکارنے سے
غافل ہین ف یعنی شرک کرنے والے بڑے احمق ہین کہ اللہ سے قادر علیم کو چھوڑ کر اورونکو
پکارتے ہین کہ اول تو وہ اونکا پکارنا سنتے ہی نہین اور دوسری کچھہ قدرت نہین رکھتے
کہ اگر کوئی قیامت تک اونکو پکارے تو وہ کچھہ نہین کر سکتے اس آیت سے معلوم ہوا
کہ یہہ جو بعضے لوگ اگلے بزرگونکو دور دور سے پکارتے ہین اور اتنا ہی کہتے ہین کہ یا حضرت
تم اللہ کی جناب مین دعا کرو کہ وہ اپنی قدرت سے ہماری حاجت روا کرے اور پھر
یون سمجھتے ہین کہ ہمنے کچھہ شرک نہین کیا اسواسطے کہ اونسے حاجت نہین مانگی بلکہ دعا
کروائی ہی سو یہہ بات غلط ہی اسواسطے کہ گو اس مانگنے کی راہ سے شرک نہین ثابت ہوتا
لیکن پکارنے کی راہ سے ثابت ہو جاتا ہی کہ اونکو ایسا سمجھا کہ دور سے اور نزدیک سے

برابر سن لیتی ہین جبہی اونکو اسطرحسے پکارا اور حالانکہ اللہ صاحب نی اس آیت مین فرمایا ہی
کہ جو اللہ کو ورے ہین یعنی مخلوق سو وہ ان پکارنی والون کے پکارنے سے غافل ہین

وقال اللہ تعالی قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب
لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ان انا الا نذیر وبشیر لقوم یؤمنون

ترجمہ اور کہا اللہ تعالی نے یعنی سورۂ اعراف مین کہہ کہ نہین اختیار رکھتا مین
اپنی جان کی کچھ نفع ونقصان کا مگر جو کچھ کہ چاہے اللہ اور جانتا مین غیب تو بیشک
بہت سی لے لیتا مین بہلائی اور نہ چہوتی مجکو کچھ برائی مین تو فقط ڈرانی والا ہون
اور خوشخبری سنانی والا اون لوگون کو جو یقین رکھتے ہین **ف** یعنی سب انبیا و اولیا
کے سردار پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھی اور لوگون نی اونکی بڑی بڑی معجزی دیکھی اونہین سے
سب اسرار کی باتین سیکھین اور سب بزرگونکو اونہین کی پیروی سی بزرگی حاصل ہوئی تو اسلیے
اونہین کو اللہ صاحب نی فرمایا کہ اپنا حال لوگون کے آگے صاف بیان کردین تا سب لوگون
کا حال معلوم ہوجاوی سو اونہون نے بیان کردیا کہ مجہکو نہ کچھ قدرت ہی نہ کچھ غیب دانی
میری قدرت کا حال تو یہ ہی کہ اپنی جان تک کی بہی نفع ونقصان کا مالک نہین تو دوسرے کا
تو کیا کرسکون اور غیب دانی اگر میری قابو مین ہوتی تو ہر ایک کام کا انجام معلوم کرلیتا اگر بہلا
معلوم ہوتا تو اوسمین ہاتھ ڈالتا اور اگر برا معلوم ہوتا تو کاہیکو اوسمین قدم رکھتا غرض
کچھ قدرت اور غیب دانی مجہہ مین نہین اور کچھ خدائی کا دعوی نہین رکھتا فقط پیغمبری کا مجکو
دعوی ہی اور پیغمبر کا اتنا ہی کام ہی کہ برے کام پر ڈرا دیوی اور بہلے کام پر خوشخبری
سنا دیوی سو یہ بہی اونہین کو فائدہ کرتی ہی کہ جنکے دلمین یقین ہے اور دل مین یقین
ڈال دینا میرا کام نہین وہ اللہ ہی کے اختیار مین ہی اس آیت سے معلوم ہوتا ہے
کہ انبیا و اولیا کو جو اللہ نے سب لوگون سے بڑا بنایا ہی سو اونمین بڑائی یہی ہوتی ہی کہ اللہ
کی راہ بتاتے ہین اور برے بہلے کامون سے واقف ہین سو لوگونکو سکہلاتے ہین اور اللہ
اونکی بتانے مین تاثیر دیتا ہی بہت لوگ اون سے سیدہی راہ پر ہوجاتے ہین اور اس بات کی
اونمین کچھ بڑائی نہین کہ اللہ نے اونکو عالم مین تصرف کرنی کی کچھ قدرت دی ہو کہ جسکو چاہین

مارڈالین یا اولاد دیوین یا مشکل کھول دیوین یا مرادین پوری کر دیوین یا فتح و شکست دیدیوین یا غنی اور فقیر کر دیوین یا کسیکو بادشاہ کر دیوین یا کسیکو امیر وزیر یا کسی سے بادشاہت یا امارت چھین لیوین یا کسی کے دلمین ایمان ڈال دیوین یا کسی کا ایمان چھین لیوین یا کسی بیمار کو تندرست کر دیوین یا کسی سے تندرستی چھین لیوین کہ ان باتو نمین سب بندے بڑے اولیا چھوٹے برابر ہین عاجز اور بے اختیار اور اسیطرح کچھ اس بات مین بھی اونکو بڑائی نہین ہے کہ اللہ صاحب نے غیب دانی اونکے اختیار مین دیدی ہو کہ جسکے دل کا احوال جب چاہین معلوم کر لین یا جس غائب کا احوال جب چاہین معلوم کر لین کہ وہ جیتا ہے یا مر گیا یا کس شہر مین ہے یا کس حال مین یا جس آیندہ بات کو جب ارادہ کرین تو دریافت کر لین کہ فلانے کے یہان اولاد ہوگی یا نہوگی یا اس سوداگری مین اوسکو فائدہ ہوگا یا نہوگا یا اس لڑائی مین فتح پاویگا یا شکست کہ ان باتون مین بھی سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے یکسان بیخبر ہین اور نادان سو جیسے سب لوگ کبھی کچھ بات عقل سے یا قرینہ سے کہہ دیتے ہین پھر کبھی اونکی بات موافق پڑجاتی ہے کبھی اوسمین چوک پڑجاتی ہے اسیطرح یہ بڑے لوگ بھی جو بات عقل اور قرینہ سے کہتے ہین سو اوسمین کبھی درست ہوجاتی ہے کبھی چوک ہان مگر جو اللہ کیطرف سے وحی یا الہام ہے سو اوسکی بات نرالی ہے مگر وہ اونکے اختیار مین نہین اخرج البخاری عن الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداھن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذہ وقولی بالذی کنت تقولین ترجمہ مشکوۃ کے باب اعلان النکاح مین لکھا کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ربیع نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے پھر گھر مین داخل ہوے جب شادی ہوئی تھی میری پھر بیٹھے میرے پاس اسند پر جیسا تو بیٹھا ہے میری پاس سو وہ ہین شروع کیا کچھ چھوکریون ہماری نے کہ دف بجانی لگین اور مذکور کرنے لگین اون لوگون کا کہ

مارے گئی تھی بڑے ہماری بدر مین سو ایک کہنی لگی کہ ہم مین ایک نبی ایسا ہے کہ جانتا ہے کل کی بات پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات چھوڑ دے اور وہی کہہ جو کہتی تھی **ف** یعنے بیع ایک بی بی تھین انصار مین سے اون کی شادی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لائے اور اونکے پاس آ بیٹھے سو اون لوگون کی چھوکریان کچھ گانے لگین کہ اوسمین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف مین یہ بات کہی کہ اونکو اللہ نے ایسا مرتبہ دیا ہے کہ آئندہ باتین جانتے ہین سو اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے منع کیا اور فرمایا کہ یہ بات مت کہہ اور جو کچھ پہلے گاتی تھین وہی گائے جاؤ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی انبیا و اولیا یا امام و شہیدون کی جناب مین ہرگز یہ عقیدہ نہ رکھے کہ وہ غیب کی بات جانتے ہین بلکہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بھی جناب مین یہ عقیدہ نہ رکھے اور نہ اونکی تعریف مین ایسی بات کہے اور یہ جو شاعر لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعریف مین یا اور انبیا و اولیا کی یا بزرگونکی یا پیرون کی یا اوستادون کی تعریفون مین بیان کرتے ہین اور حد سے گزر جاتے ہین اور خدا کے سے اوصاف اونکی تعریفونمین بیان کرتے ہین اور پھر یون کہتے ہین کہ شعر مین مبالغہ ہوتا ہے یہ سب بات غلط ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اس قسم کا شعر اپنی تعریف کا انصار کی چھوکریونکو گانے بھی نہ دیا چہ جائیکہ عاقل مرد اوسکو کہے یا سنکر پسند کرے اخرج البخاری

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت من اخبرک ان محمدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یعلم الخمس التی قال اللہ تعالی ان اللہ عندہ علم الساعۃ فقد اعظم الفریۃ

ترجمہ مشکوۃ کے باب رویۃ اللہ عز و جل مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جو کوئی خبر دے تجھکو کہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جانتے تھے وہ پانچ باتین کہ اللہ نے مذکور کیے ہین سو بیشک بڑا طوفان باندھا **ف** یعنے وہ پانچون باتین کہ سورۂ لقمان کے آخر مین مذکور ہین اور اونکی تفسیر اس فصل کی اول گذر گئی کہ جتنی غیب کی باتین ہین سو اونھین پانچ مین داخل ہین سو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ آلہ وسلم وہ پانچون

جانتے تھے یعنی سب غیب کی باتین جانتے تھے تو وہ بڑا جھوٹا ہے اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ بات کہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کوئی امام یا کوئی بزرگ
غیب کی بات جانتے تھے اور شریعت کی ادب سے منہ سے نہ کہتے تھے سو وہ بڑا جھوٹا ہے بلکہ غیب
کی بات اللہ کے سوا ے کوئی جانتا ہی نہین اخرج البخاری عن ام العلاء
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ لا ادری واللہ لا ادری
وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم ترجمہ مشکوٰۃ کے باب البکاء والخوف
مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ نقل کیا ام العلاء نے کہ کہا پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ قسم ہے اللہ کی کہ نہین جانتا مین اور پھر
قسم ہے اللہ کی کہ نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول اللہ کا ہون کیا معاملہ ہوگا
مجھسے اور کیا تمسے ف یعنی جو کچھ کہ اللہ اپنے بندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا مین
خواہ قبر مین خواہ آخرت مین سو اوسکی حقیقت کسیکو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی
کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا اور اگر کچھ بات اللہ نے کسی اپنے مقبول بندے
کو وحی سے یا الہام سے بتائی کہ فلانے کام کا انجام بخیر ہے یا برا سو وہ بات
مجمل ہے اور اوس سے زیادہ معلوم کرلینا اور اوسکی تفصیل دریافت کرنی
اونکے اختیار سے باہر ہے **الفصل الثالث فی ذکر رد الاشراک
فی التصرف** ترجمہ فصل تیسری اشراک فی التصرف کی برائی کے بیانمین ف یعنی
اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا ذکر ہے کہ جس سے اشراک فی التصرف
کی برائی ثابت ہوتی ہے قال اللہ تعالیٰ قل من بیدہ ملکوت کل شئ وھو
یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیقولون للہ قل فانی تسحرون
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ مومنون مین کہہ کون ہے
وہ شخص جسکے ہاتھ مین ہے قابو ہر چیز کا اور وہ حمایت کرتا ہے اور اوسکے
مقابل کوئی نہین حمایت کرتا جو جانتے ہو وہ وہین کہہ دینگے کہ اللہ ہی ہے کہہ
پھر کہان سے خبط مین پڑجاتے ہو ف یعنی جس سے پوچھیے کہ ایسی شان

کس کی ہی کہ ہر چیز اوسکے قابو مین ہی جو چاہی کر ڈالے اوسکا ہاتھہ کوئی پکڑ نہ سکے اور
اوسکی حمایت مین کوئی ہاتھہ نہ ڈال سکے اور اوسکی تقصیروار کو کہین پناہ نہ مل سکے
اور اوسکے مقابلہ مین کسی کی حمایت نہ چل سکے سو ہر کوئی یہ ہی جواب دے گا
کہ ایسی شان اللہ ہی کی ہے سو سمجھا چاہیے کہ پہر اور کسی سے مرادین مانگنی محض
خبط ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت کے کافر
بھی اس بات کے قائل تھے کہ کوئی اللہ کے برابر نہین اور اوسکا مقابلہ نہین کر سکتا
مگر اپنے بتون کو اوسکی جناب مین اپنا وکیل سمجھ کر مانتے تھے اسی سے کافر ہوگئے
سو اب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر
اوسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوجاتا ہے گو کہ اللہ کے برابر نہ سمجھے اور اوسکے
مقابلہ کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے قال اللہ تعالیٰ قل انی لا املک لکم ضرا و
لا رشدا قل انی لن یجیرنی من اللہ احد و لن اجد من دونہ ملتحدا
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ جن مین کہہ کہ بیشک مین نہین
اختیار رکھتا تمھارے کچھہ نقصان کا نہ فائدہ کا کہہ کہ بیشک مجھکو ہرگز نہ بچاویگا
اللہ سے کوئی اور ہرگز نہ پاؤنگا ورے اوسکے کہین بچاؤ ف یعنی
اللہ صاحب نے اپنی پیغمبر کو حکم کیا کہ لوگونکو سنا دیوین کہ مین تمہارے نفع و نقصان کا
کچھہ مالک نہین اور تم جو مجھپر ایمان لائے اور میری امت مین داخل ہوے سو اسپر
مغرور ہو کر حد سے مت بڑھنا کہ ہمارا پایہ بڑا مضبوط ہی اور ہمارا وکیل زبردست ہی
اور ہمارا شفیع بڑا محبوب سو جو ہم چاہین سو کرین وہ ہمکو اللہ کے عتاب سے بچا لےگا
کیونکہ یہ بات محض غلط ہی اسواسطے کہ مین آپ ہی کو ڈرتا ہون اور اللہ سے ورے
اپنا کہین بچاؤ نہین جانتا سو دوسرے کو کیا بچا سکون اس آیت سے معلوم ہوا
کہ یہ جو عوام الناس اپنی پیرون شہیدونکی حمایت پر بھروسا کرکے اللہ کو بھول جاتی ہین
اور اوسکے احکام کی تعظیم نہین کرتے محض گمراہ ہین کہ سب پیرون کے پیر
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات دن اللہ سے ڈرتے تھے اوسکی رحمت کے سوائے

اسیطرح اپنا بچاو نہین سمجھتے تھے پھر اور کسی کا تو کیا ذکر ہے وقال اللہ تعالی

ویعبدون من دون اللہ ما لا یملک لہم رزقا من السموات والارض شیئا ولا یستطیعون ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ نحل مین اور پوجتے ہین ورے اللہ سے ایسون کو کہ نہین اختیار رکھتی اونکی روزی کا آسمانون سے اور نہ زمین سے کچھ اور نہین طاقت رکھتے ف یعنی اللہ کی سی تعظیم کرتے ہین ایسے لوگون کی کہ اونکا کچھ اختیار نہین اور اونکی روزی پونہچانے مین کچھ دخل نہین رکھتے نہ آسمان سے مینہہ برسا دین نہ زمین سے کچھ اوگا دین اور اونکو کسی نوع کی قدرت نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا و انبیا کو یا امام و شہید و نکو عالم مین تصرف کرنے کی قدرت تو ہے لیکن اللہ کی تقدیر پر وہ شاکر ہین اور اوسکی ادب سے دم نہین مارتے اگر چاہین تو ایک دم مین اولٹ پلٹ کر دین لیکن شرع کی تعظیم کر کے چپ بیٹھے ہین سو یہ بات سب غلط ہے بلکہ کسی کام مین نہ بالفعل اونکو دخل ہے اور نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین وقال اللہ تعالے ولا

تدع من دون اللہ ما لا ینفعک ولا یضرک فان فعلت فانک اذا من الظالمین ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ یونس مین اور مت پکار ورے اللہ سے ایسونکو کہ نہ فائدہ دیوین تجھکو نہ نقصان سو اگر کیا تو نے یہ تو بیشک تو بے انصاف ہے ف یعنی اللہ سے زبردست کی ہوتی ایسے عاجز لوگونکو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگونکو ثابت کیجیے وقال اللہ تعالی قل ادعوا الذین

زعمتم من دون اللہ لا یملکون مثقال ذرة فی السموات ولا فی الارض وما لہم فیہما من شرک وما لہ منہم من ظہیر ولا تنفع الشفاعة عندہ الا لمن اذن لہ حتی اذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وہو العلی الکبیر ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ سبا مین کہ کہہ بھلا پکارو تو اون لوگون کو کہ خیال کرتے ہو ورے اللہ

سو وہ تو نہین اختیار رکھتے ایک ذرہ بھر آسمانو نمین اور نہ زمین مین اور نہین
اونکا اون دونون مین کچھہ ساجھا اور نہین اللہ کا اونمین سے کوئی بازو اور نہین کام
آتی سفارش اوسکے روبرو مگر جسکو پروانگی دی یہانتک کہ جب گھبراہٹ دور ہوتی ہے
اونکے دلون سے تو کہتے ہین کیا فرمایا تمھارے رب نے کہتے ہین کہ حق اور وہی ہے بلند بڑا
ف یعنی کوئی جو کسی سے مراد مانگتا ہی اور مشکل کے وقت پکارتا ہے اور وہ اوسکی
حاجت روا کر دیتا ہی سو یہ بات اسطرح ہوتی ہی کہ یا تو خود وہ مالک ہی یا مالک کا ساجھی
یا مالک پر اوسکا دباو ہو جیسے بڑے بڑے امیرون کا کہنا بادشاہ دب کر مان لیتا ہے
کیونکہ وہ اوسکے بازو ہین اور اوسکی سلطنت کے رکن اونکے ناخوش ہونے
سے سلطنت بگڑتی ہے یا اسطرح کہ مالک سے سفارش کرے اور وہ اوسکی سفارش
خواہ نخواہ قبول کر لے پھر لسے خوش ہو یا ناخوش جیسے بادشاہزادی یا بیگمات
کہ بادشاہ اونکی محبت سے اونکی سفارش رد نہین کر سکتا سو چار ناچار اونکی سفارش
قبول کر لیتا ہے سو جنکو اللہ کے سوا یہ لوگ پکارتے اور اونسے مرادین مانگتے
ہین سو نہ تو وہ مالک ہین آسمان و زمین مین ایک ذرہ بھر چیز کا اور نہ کچھہ اونکا ساجھا ہے
اور نہ اللہ کی سلطنت کے رکن ہین اور نہ اوسکی بات وہ اونسے دب کر اونکی بات
مان لے اور نہ بغیر پروانگی سفارش کر سکتے ہین کہ خواہ نخواہ اوس سے دلوا دین
بلکہ اوسکے دربار مین اونکا تو یہ حال ہی کہ جب وہ کچھہ حکم فرماتا ہے یہ سب رعب مین
آکر بے حواس ہو جاتے ہین اور ادب اور دہشت کے مارے دوسری بار اوس بات کی
تحقیق اوس سے نہین کر سکتے بلکہ ایک دوسرے سے پوچھتا ہی اور جب اوس بات کی آپسمین
تحقیق کر لیتے ہین سوای امنا وصدقنا کی کچھہ نہین کہہ سکتے پھر بات اولٹنے کا تو
کیا ذکر اور کسی کی وکالت اور حمایت کرنے کی کیا طاقت اسجگہہ ایک بات بڑی کام کی
ہے اوسکو کان رکھکر سن لیا چاہیے کہ اکثر لوگ انبیا و اولیا کی شفاعت پر
بہت بھول رہے ہین اور اوسکے معنی غلط سمجھکر اللہ کو بھول گئے ہین سو شفاعت
کی حقیقت سمجھہ لینا چاہیے سو سنا چاہیے کہ شفاعت کہتے ہین سفارش کو

اور دنیا مین سفارش کئی طرح کی ہوتی ہے جیسے ظاہر کے بادشاہ کے یہان کسی شخص کی
چوری ثابت ہو جاوے اور کوئی امیر و وزیر اوسکو اپنی سفارش سے بچا لیوے تو ایک تو
یہ صورت ہے کہ بادشاہ کا جی تو اوس چور کے پکڑنے ہی کو چاہتا ہے اور اوسکے
آئین کے موافق اوسکو سزا پہنچتی ہے مگر اوس امیر سے دب کر اوسکی سفارش مان
لیتا ہے اور اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ امیر اوسکی سلطنت کا
بڑا رکن ہے اور اوسکی بادشاہت کو بڑی رونق دے رہا ہے سو بادشاہ یہ سمجھتا ہے
کہ ایک جگہہ اپنے غصہ کو تھام لینا اور ایک چور سے درگذر کر جانا بہتر ہے اس سے
کہ اتنے بڑے امیر کو ناخوش کر دیجیے کہ بڑے بڑے کام خراب ہو جاوین اور سلطنت
کی رونق گھٹ جاوے اسکو شفاعت وجاہت کہتے ہین یعنے اوس امیر کی جاہ
کے سبب سے اوسکی سفارش قبول کی سو اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب
مین ہرگز ہرگز نہین ہو سکتی اور جو کوئی کسی نبی و ولی کو یا امام اور شہید کو
یا کسی فرشتہ کو یا کسی پیر کو اللہ کی جناب مین اس قسم کا شفیع سمجھے سو وہ
اصل مشرک ہے اور بڑا جاہل ہے کہ اوسنے خدا کے معنی کچھہ بھی نہ سمجھے اور
اوس مالک الملک کی قدر کچھہ بھی نہ پہچانی اوس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ
ایک آن مین ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑون نبی اور ولی اور جن و فرشتہ جبرئیل
اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالی اور ایک دم مین سارا عالم عرش سے فرش
تک اولٹ پلٹ کر ڈالی اور ایک اور ہی عالم اوس جگہہ قائم کرے کہ اوسکے تو محض ارادہ
ہی سے ہر چیز ہو جاتی ہے کسی کام کے واسطے کچھہ اسباب اور سامان جمع کرنے کی
کچھہ حاجت نہین اور جو سب لوگ پہلے اور پچھلے اور آدمی اور جن بھی سب مل کر
جبرئیل اور پیغمبر ہی سے ہو جاوین تو اوس مالک الملک کی سلطنت مین اونکے
سبب سے کچھہ رونق بڑھ نہ جاوے گی اور جو سب شیطان اور دجال ہی سے
ہو جاوین تو اوسکی کچھہ رونق گھٹنے کی نہین وہ ہر صورت سے بڑون کا بڑا ہے
اور بادشاہون کا بادشاہ اوسکا نہ کوئی کچھہ بگاڑ سکے نہ کچھہ سنوار سکے دوسری صورت

یہہ ہے کہ کوئی بادشاہ زادہ یا بیگم یا کوئی بادشاہ کا معشوق اوس
چور کا سفارشی ہوکر کھڑا ہو جاوے اور چوری کی سزا نہ دینے دیوے اور بادشاہ
اوسکی محبت سے لاچار ہوکر اوس چور کی تقصیر معاف کر دے اسکو شفاعت محبت
کہتے ہیں یعنے بادشاہ نے محبت کے سبب سے سفارش قبول کر لی اور یہہ
بات سمجھی کہ ایک بار غصہ پی جانا اور ایک چور کو معاف کر دینا بہتر ہے اوس
رنج سے کہ جو اوس محبوب کے روٹھ جانے سے مجھکو ہوگا اس قسم کی شفاعت
بھی اوس دربار میں کسی طرح ممکن نہیں اور جو کوئی کسیکو اوسکی جناب میں اس قسم
کا شفیع سمجھے وہ بھی ویسا ہی مشرک ہی اور جاہل کہ جیسا مذکور اول ہو چکا وہ مالک الملک
اپنے بندوں کو بہتیرا ہی نوازے اور کسی کو حبیب کا اور کسی کو خلیل کا اور
کسی کو کلیم کا اور کسی کو روح اللہ و وجیہ کا خطاب بخشے اور کسی کو رسول
کریم اور مکین اور روح القدس روح الامین فرماوے مگر پھر مالک مالک ہی اور
غلام غلام کوئی بندگی کے رتبے سے قدم باہر نہیں رکھ سکتا اور غلامی کی حد سے
زیادہ نہیں بڑھ سکتا جیسا اوسکی رحمت سے ہر دم خوشی سے پھولتا ہی ویسا ہی اوسکی
ہیبت سے رات دن تھرتھراتا ہی تیسری صورت یہ ہی کہ چور پر چوری تو ثابت ہو گئی
مگر وہ ہمیشہ کا چور نہیں اور چوری کو اوسنے کچھ اپنا پیشہ نہیں ٹھہرایا مگر نفس کی شامت
سے قصور ہو گیا سو اوس پر شرمندہ ہی اور رات دن ڈرتا ہی اور بادشاہ کے آئین کو
سر آنکھوں پر رکھکر اپنے تئیں تقصیروار سمجھتا ہی اور لائق سزا کے جانتا ہے
اور بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر وزیر کی پناہ نہیں ڈھونڈتا اور اوسکے مقابلے
کسی کی حمایت نہیں جتاتا اور رات دن اوسی کا منہ دیکھ رہا ہی کہ دیکھیے میرے
حق میں کیا حکم فرماوے سو اوسکا یہ حال دیکھکر بادشاہ کے دل میں اوس پر ترس
آتا ہی مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بے سبب در گذر نہیں کرتا کہ کہیں لوگوں کے
دلوں میں اس آئین کی قدر گھٹ جاوے سو کوئی امیر و وزیر اوس کی مرضی پاکر اوس
تقصیروار کی سفارش کرتا ہی اور بادشاہ اوس امیر کی عزت بڑھانے کو بظاہر

اوسکی سفارش کا نام کرکے اوس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہی سو اوس امیر نے اوس چور کی
سفارش اسلیے نہین کی کہ اوسکا قرابتی ہو یا آشنا یا اوسکی حمایت اوسنے اوٹھالی
بلکہ محض بادشاہ کی مرضی سمجھکر کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورونکا تھانگی جو چورکا
حمایتی بنکر اوسکی سفارش کرتا تو آپ بھی چور ہو جاتا اسکو شفاعت بالاذن کہتے ہین
یعنی یہ سفارش خود مالک کی پروانگی سے ہوتی ہے سو اللہ کی جناب مین ایسی
قسم کی شفاعت ہو سکتی ہے اور جس نبی و ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث مین مذکور
سو اوسکے معنی یہی ہین سو ہر بندی کو چاہیے کہ ہر دم اللہ ہی کو پکارے اور اوسی سے
ڈرتا رہے اور اوسکی التجا کرتا رہے اور اوسی کے روبرو اپنے گناہون کا قائل ہو اور اوسیکو
اپنا مالک بھی سمجھے اور حمایتی بھی اور جہانتک خیال دوڑاوے اللہ کے سواے کہین اپنا
بچاو بچانے اور کسی کی حمایت پر بھروسا نکرے کیونکہ وہ خود بڑا غفور الرحیم ہے سب مشکلین
اپنی ہی فضل سے کھول دیگا اور سب گناہ اپنی ہی رحمت سے بخش دیگا اور جسکو چاہیگا
اپنے حکم سے اوسکا شفیع بنا دیگا غرض کہ جیسا ہر حاجت اپنی اوسیکو سونپا چاہیے اسیطرح
یہ حاجت بھی اوسی کے اختیار پر چھوڑ دیجیے جسکو وہ چاہی ہمارا شفیع کر دے نہ کہ کسیکی
حمایت پر بھروسا کیجیے اور اوسکو اپنی حمایت کیواسطے پکار لیجیے اور اوسکو اپنا حمایتی سمجھکر
اصل مالک کو بھول جائیے اور اوسکے احکام کو یعنے شرع کو بے قدر کر دیجیے اور
اور اوسی اپنے حمایتی ٹھہرا دینے ہو سکے کی راہ و رسم کو مقدم سمجھیے کہ یہ بڑی قباحت کی بات ہے
اور سارے نبی اور ولی اس سے بیزار ہین وہ ہرگز ایسے لوگون کے شفیع نہین بنتے
بلکہ مخصم ہو جاتے ہین اور اولٹے اوسکے دشمن ہو جاتے ہین کیونکہ اونکی تو بزرگی
یہی تھی کہ اللہ کی خاطر کو سب جورو بیٹے مرید شاگرد نوکر غلام یار آشنا کی خاطر سے
مقدم رکھتے تھے اور جب یہ لوگ اللہ کی خلاف مرضی ہوتے تھے تو وہ بھی اونکے
دشمن ہو جاتے تھے تو پھر یہ پکارنے والے لوگ ایسے کیا ہین کہ وہ بڑے بڑے لوگ
اونکے حمایتی بنکر اوسکی خلاف مرضی انکی طرف سے اوسکے حضور مین جھگڑنے
بیٹھین گے بلکہ بات تو یون ہے کہ الحب للہ والبغض للہ اونکی شان ہے جسکی

حق مین اللہ کی خوشی یون ہی ٹھری کہ اوسکو دوزخ ہی مین بھیجی تو وہ اور دو چار دھکے دینے کو
طیار ہین اخرج الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کنت خلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یومًا فقال یا غلام احفظ اللہ یحفظک احفظ اللہ تجدہ
تجاھک واذا سألت فاسئل اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ واعلم
ان الامۃ لو اجتمعت علی ان ینفعوک بشیٔ لم ینفعوک الا بشیٔ قد
کتبہ اللہ لک ولو اجتمعوا علی ان یضروک بشیٔ لم یضروک الا بشیٔ
قد کتبہ اللہ علیک رفعت الاقلام وجفت الصحف ترجمہ مشکوۃ
کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عباس نے
کہ تھا مین پیچھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دن سو فرمایا ای لڑکے یاد رکھ اللہ کو
کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اوسکو اپنے روبرو اور جب مانگے تو کچھ مانگ اللہ ہی
سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے اور یہ یقین سمجھ لے کہ بیشک سب لوگ اگر اکٹھے ہو جاوین
اسپر کہ کچھ فائدہ پہنچاوین تجھکو تو فائدہ نہ پہنچا سکینگے مگر جتنا کہ لکھ دیا اللہ نے تیری حق مین اور جو
اکٹھے ہو وین اسپر کہ نقصان پہنچاوین تجھکو کچھ تو نقصان نہ پہنچا سکینگے مگر وہی کہ لکھ دیا ہے
اللہ نے تجھپر اوٹھائی قلم اور سوکھ گیا کاغذ ف یعنی اللہ صاحب کو کہ سب بادشاہو نکا
بادشاہ ہے پر اور بادشاہون کی طرح مغرور نہین کہ کوئی رعیتی بہتیرا ہی التجا کرے اوسکی طرف
مارے غرور کے خیال نہین کرتے اسیلیے رعیتی لوگ او با میرونکو مانتے ہین اور اونکا
وسیلہ ڈھونڈتے ہین تا کہ اونھین کی خاطر سے التجا قبول ہووے بلکہ وہ بڑا
کریم و رحیم ہے وہان کسی کی وکالت کی حاجت نہین جو اوسکو یاد رکھے وہ آپ ہی اوسکو
یاد رکھتا ہے کوئی سفارش کرے یا نکرے اور اسیطرح گو کہ وہ سب چیز سے پاک ہے اور سب سے
بلند مگر اور بادشاہون کا سا دربار نہین کہ کوئی رعیتی لوگ وہان پہونچ نسکین اور امیر
وزیر ہی رعیت پر حکم چلاوین اور رعیت کے لوگونکو اونھین کا ماننا ضرور پڑے اور
اونھین کا دربار کرنا پڑے بلکہ اپنے بندونسے بہت نزدیک ہے جو ادنی بندہ اپنے دل سے
اوسکی طرف متوجہ ہووے تو وہین اوسکو اپنے منہ ہی کے آگے پاوے وہان

اپنی غفلت ہی کی سوا اور کچھ پردہ نہین جو کوئی کچھ اوس سی دور ہی سو اپنی غفلت کی سبب سے
دور ہی اور وہ سب سے نزدیک پھر جو کوئی کسی پیر و پیغمبر کو لکارتا ہی کہ وہ اوسکو اللہ سے
نزدیک کر دیوین سو یہ نہین سمجھتا ہی کہ پیر و پیغمبر تو اوس سے دور ہین اور اللہ نہایت نزدیک
سو یہ ایسا ہو جاتا ہی کہ ایک رعیتی آدمی اپنے بادشاہ کے پاس اکیلا بیٹھا ہی اور وہ بادشاہ
اوسی کی عرض سننے کو متوجہ ہی پھر وہ رعیتی کسی امیر و زیر کو کہین دور سے پکارتا ہی کہ تو
میری طرف سی فلانی بات بادشاہ کے حضور مین عرض کر دی سو وہ یا اندھا ہی یا دیوانہ
اور فرمایا کہ ہر مراد اللہ ہی سے مانگے اور ہر مشکل مین اوسی کی مدد چاہے اور یقین سمجھے
کہ قلم تقدیر ہرگز نہین پھرتا اور لکھا ہرگز نہین مٹتا پھر اگر سارے جہان کی بڑے اور چھوٹے
ملکر چاہین کہ کسیکو کچھ نفع و نقصان پہچاوی اللہ کی لکھے سے کچھ بڑہ نہین سکتا اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے عوام الناس کہتے ہین کہ اولیا کو اللہ نے یہ طاقت بخشی ہی کہ تقدیر کو
بدل ڈالین جسکی تقدیر مین اولاد نہین لکھی اوسکو اولاد دے دیوین جسکی عمر تمام ہو چکی ہو
اوسکی عمر بڑھا دیوین سو یہ بات کچھ صحیح نہین بلکہ یون سمجھا چاہیے کہ اللہ اپنے ہر بندہ کا
کبھی دعا قبول بھی کر لیتا ہی اور انبیا و اولیا کی اکثر مگر دعا کی توفیق دینا بھی اوسی کے
اختیار مین ہی اور قبول کرنا بھی اور وہ دعا بھی کرنی اور مراد بھی ملتی دونون باتین تقدیر
مین لکھی ہین تقدیر سے باہر کوئی کام دنیا مین نہین ہو سکتا اور کچھ کام کرنے کی
قدرت نہین ہر بندہ بڑا ہو یا چھوٹا نبی ہو یا ولی سوا اسکے کہ اللہ سے مانگے اور اوسکی
جناب مین دعا کرے کچھ اور طاقت نہین رکھتا پھر وہ مالک مختار ہی چاہی اپنی مہربانی کی راہ سے
قبول کر لے چاہے اپنی حکمت کی راہ سی قبول نکری اخرج ابن ماجۃ عن عمرو بن العاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لقلب ابن آدم لکل واد شعبۃ
فمن اتبع قلبہ الشعب کلہا لم یبال اللہ بای واد اہلکہ ومن توکل علی اللہ
کفاہ الشعب **ترجمہ** مشکوۃ کے باب التوکل والصبر مین لکھا ہے
کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ عمرو بن العاص نے نقل کیا ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ بیشک آدمی کے دل کی ہر میدان کیطرف راہ ہی سو جو کوئی پیچھے ڈالے اپنے دل کو سب

راہوں کی تو کچھ پرواہ نہیں کرتا اللہ کہ کسی جنگل میں تباہ کر دے اوسکو اور جو کوئی بھروسا
کرے اللہ پر تو وہ کفایت کرتا ہے اوسکو سب راہوں کی ف یعنی جب آدمی کو کسی چیز کی
طلب ہوتی ہے یا کوئی مشکل آ جاتی ہے تو اوسکے دل میں ہر طرف خیال دوڑتے ہیں
کہ فلانے پیغمبر کو پکارئیے فلانے امام کی مدد چاہیے فلانے پیر و شہید کی منت مانیے فلانے پیر کو
مانیے فلانے نجومی و رمال سے پوچھیے فلانے ملا سے فال کھلوائیے پھر جو کوئی ہر خیال کے پیچھے پڑتا ہے
تو اللہ اوس سے اپنی قبولیت کی نگاہ پھیر لیتا ہے اور اوسکو اپنے سچے بندوں میں
نہیں رکھتا اور اللہ کی تربیت اور ہدایت کی راہ اوسکے ہاتھ سے جاتی رہتی ہے
اور وہ اسیطرح اونھیں خیالات کے پیچھے دوڑتا ہے دوڑتا تباہ ہو جاتا ہے کوئی
دہریا ہو جاتا ہے کوئی ملحد کوئی مشرک ہو جاتا ہے کوئی سب سے منکر اور جو کوئی اللہ
ہی پر بھروسا کرتا ہے اور کسی خیال کے پیچھے نہیں پڑتا سو اللہ اوسکو اپنے مقبول لوگوں میں
گن رکھتا ہے اور اوسپر ہدایت کی راہ کھول دیتا ہے اور اوسکے دل کو چین اور آرام
ایسا بخش دیتا ہے کہ خیالات باندھنے والوں کو ہرگز میسر نہیں ہوتا اور جو کچھ جسکی
تقدیر میں لکھا ہے وہ اوسکو مل ہی رہتا ہے مگر خیالات باندھنے والا مفت رنج کھینچتا ہے
اور توکل کرنے والا چین و آرام سے پا لیتا ہے اخرج الترمذی عن انس
رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیسأل احدکم ربہ حاجتہ
کلہا حتی یسأل شسع نعلہ اذا انقطع ترجمہ مشکوٰۃ کی کتاب الدعوات
میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
ہر کسیکو چاہیے اپنی سب حاجتوں کی چیزیں اپنے رب سے مانگے یہانتک کہ لون بھی اوسی سے مانگے
اور جوتی کا تسمہ جب ٹوٹ جاوے وہ بھی اوسی سے مانگے ف یعنی اللہ صاحب کو دنیا
کی بادشاہوں کی طرح نہ سمجھے کہ بڑے بڑے کام تو آپ کرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے کام
اور نوکروں چاکروں کو حوالہ کر دیتے ہیں سو لوگ انکو چھوٹی چھوٹی کاموں میں اونکی التجا کرنی
ضرور پڑتی ہے سو اللہ کے یہاں کارخانہ یوں نہیں بلکہ وہ ایسا قادر مطلق ہے کہ
آپ ہی ایک آن میں کروڑوں کام چھوٹے اور بڑے درست کر سکتا ہے اور اوسکی

سلطنت مین کسی کی قدرت نہین سو چھوٹی چیز بھی وسی سی مانگا چاہیے کیونکہ اور کوئی چھوٹی
چیز دی سکتا ہے نہ بڑی واخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال لما نزلت
وانذر عشیرتک الاقربین دعا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرابتہ فعم وخص فقال
یابنی کعب بن لوی انقذوا انفسکم من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیئاً
اوقال فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویابنی مرۃ بن کعب انقذوا انفسکم
من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویابنی عبد شمس انقذوا انفسکم
من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویابنی عبد مناف انقذوا
انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویابنی ھاشم انقذوا
انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویابنی عبد المطلب
انقذوا انفسکم من النار فانی لا اغنی عنکم من اللہ شیئاً ویا
فاطمۃ انقذی نفسک من النار سلینی ماشئت من مالی فانی
لا اغنی عنک من اللہ شیئاً **ترجمہ** مشکوۃ کے باب الخلافۃ
والامارت مین لکھا ہے کہ بخاری ومسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابوہریرۃ
نے کہ جب اوتری یہ آیت کہ ڈراوے تو اپنی برادری کو جو ناتا رکھتے ہین
تجھسے تو پکارا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ناتی والونکو پھر اکٹھا کر کے پکارا
اور جدا جدا بھی سو فرمایا اے اولاد کعب بن لوئی کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سے کیونکہ بیشک
مین نہین اختیار رکھتا تمھارا اللہ کے یہان کچھ یا یون فرمایا کہ بیشک مین نہین کام آنیکا تمھارے
اللہ کے یہان کچھ اور اے اولاد مرہ بن کعب کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سے کیونکہ بیشک
مین نہ کام آؤنگا تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور اے اولاد عبد شمس کی بچاؤ تم اپنی
جانونکو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام آؤنگا تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور اے
اولاد عبد مناف کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سے کیونکہ مین نہ کام آؤنگا تمھارے اللہ کے
یہان کچھ اور اے اولاد ہاشم کی بچاؤ تم اپنی جانونکو آگ سے کیونکہ بیشک مین نہ کام
آؤنگا تمھارے اللہ کے یہان کچھ اور اے اولاد عبد المطلب کی بچاؤ تم اپنی جانونکو

آگ سے کیونکہ بیشک میں نہ کام آؤنگا تمہارے اللہ کے یہاں کچھ اور اے فاطمہ محمد کی بیٹی بچا تو اپنی جان کو
آگ سے مانگ لے مجھسے جتنا چاہے میرا مال نہ کام آؤنگا میں تیرے اللہ کے یہاں کچھ ف یعنی جو
جو لوگ کسی بزرگ کی قرابتی ہوتے ہیں اونکو اوسکی حمایت پر بھروسا ہوتا ہے اور اوس سے مغرور
ہو کر اللہ کا خوف کم رکھتے ہیں سو اسلیے اللہ صاحب نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ وہ اپنی قرابتیون
کو ڈراویں سو اونھوں نے سبکو اپنی بیٹی تک کھول کر سنا دیا کہ قرابت کا حق ادا کرنا
اوسی چیز میں ہو سکتا ہے کہ اپنے اختیار کی ہو سو یہ میرا مال موجود ہے اوس میں مجھکو کچھ
بخل نہیں اور اللہ کے یہاں کا معاملہ میرے اختیار سے باہر ہے وہاں میں کسی کی حمایت
نہیں کر سکتا اور کسی کا وکیل نہیں بن سکتا سو وہاں کا معاملہ ہر کوئی اپنا اپنا درست
کر لے اور دوزخ سے بچنے کی ہر کوئی تدبیر کرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فقط قرابت کسی بزرگ
کی اللہ کے یہاں کچھ کام نہیں آتی جب تک کچھ معاملہ اللہ ہی سے صاف نکرے تو کچھ کام نہیں نکلتا

الفصل الرابع فی ذکر رد الاشراک فی العبادة ترجمہ فصل چوتھی اشراک
فی العبادت کی برائی کے بیان میں ف یعنی عبادت کہتے ہیں اون کاموں کو کہ اللہ صاحب نے
اپنی تعظیم کے واسطے اپنے بندوں کو بتائی ہیں سو اس فصل میں یہ مذکور ہے کہ قرآن و حدیث
میں اللہ کی تعظیم کے لیے لوگوں کو کون کون سے کام بتائی ہیں تاکہ اور کسی کے لیے وہ کام
نہ کیجیے کہ شرک لازم آوے قال اللہ تعالی ولقد ارسلنا نوحا الی قومه انی لکم
نذیر مبین ان لا تعبدوا الا الله انی اخاف علیکم عذاب یوم الیم
ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورہ ہود میں کہ بیشک بھیجا
ہمنے نوح کو اوسکی قوم کی طرف یہ بات کہتے کو کہ بیشک میں تمکو ڈر سنانیوالا ظاہر
ہوں یہ کہ عبادت نکرو مگر اللہ کی بیشک میں ڈرتا ہوں تم پر دکھنے والے دنکی مار سے ف
یعنے مسلمان اور کافروں میں مقابلہ حضرت نوح علیہ السلام کے وقت سے شروع ہوا ہے
سو تبھی سے اس بات پر مقابلہ ہے کہ اللہ کے مقبول بندے یہی کہتے آئے ہیں کہ اللہ کیسی
تعظیم کسی اور کی نہ چاہیے اور جو کام اوسکی تعظیم کے ہیں وہ اور کسیکے واسطے
نہ کیجیے وقال اللہ تعالی لا تسجدوا للشمس ولا للقمر واسجدوا لله الذی

خلقھن ان کنتم ایاہ تعبدون ترجمہ اورکہا اللہ صاحب نے یعنے سورۂ
فصلت مین کہ مت سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو کہ جسنے پیدا کیا
اونکو جو تم اوسی کے بندے بناچاہتی ہو فـ یعنی جو آدمی چاہے کہ اللہ ہی کا بندہ بنی تو سجدہ
اوسیکو کری اور کسی چاند و سورج کو نکری اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہمارے دین مین ان ہی
فرمایا ہے کہ سجدہ کرنا حق خالق ہی کاہی سو کسی مخلوق کو نہ کیا چاہیے کہ مخلوق ہوں وین
چاند اور سورج اور نبی اور ولی برابر ہین سو جو کوئی یہ بات کہے کہ اگلے دینوں مین کسی
کسی مخلوق کو بھی سجدہ کرتے تھے جیسے فرشتون نے حضرت آدم کو کیا اور حضرت یعقوب نے
حضرت یوسف کو تو ہم بھی اگر کسی بزرگ کو کرلین تو کچھ مضایقہ نہین سو یہ بات غلط ہے
آدم کے وقت کے لوگ اپنی بہنوں سے نکاح کرلیتے تھے چاہیے یہ لوگ ایسی ایسی حجتین
لانے والے اپنی بہنوں سے نکاح کرلین اور اصل بات یہی ہے کہ بندے کو اللہ کا حکم ماننا چاہیے
جب اوسنے جو حکم فرمایا اوسکو جان و دل سے قبول کرلینا چاہیے اور حجت نکالے کہ
اگلے لوگون پر تو یہ حکم نہ تھا ہم پر کیون ہوا کہ ایسی حجتین لانے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے
اسکی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے ملک مین ایک مدت تک ایک حکم جاری کیا پھر
بعد اوسکے ایک اور حکم جاری کیا پھر جو کوئی یہ کہنے لگے کہ ہم پہلے ہی حکم پر چلے جاوینگے
پچھلا حکم نہین مانتے تو وہ بھی باغی ہو جاتا ہے وقال اللہ تعالی وان المساجد للہ فلا
تدعوا مع اللہ احدا وانہ لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا
قل انما ادعوا ربی ولا اشرک بہ احدا ترجمہ اور فرمایا اللہ
صاحب نے یعنے سورۂ جن مین اور بیشک سجدے اللہ ہی کے ہین سو نہ پکارو
ساتھ اللہ کے کسی کو اور یہ کہ جب کھڑا ہوتا ہے بندہ اللہ کا کہ پکارے اوسکو تو لوگ
قریب ہین کہ ہو جاوین اوسپر ٹھٹھ کہہ کہ مین تو پکارتا ہون اپنے رب ہی کو اور نہین
شریک سمجھتا اوسکا کسیکو فـ یعنے جب کوئی اللہ کا بندہ اپنی پاک دل سے اوسکو
پکارتا ہی تو بیوقوف لوگ یون سمجھنے لگتے ہین کہ یہ تو بڑا بزرگ ہو گیا ہے جسکو جو چاہی
سو دیوے جس سے جو چاہے چھین لے سو اس بات کی امید کرکے اوسپر ہجوم کرتے

ہین سو اوس بندے کو چاہیے کہ سچی بات بیان کر دی کہ مشکل کے وقت پکارنا اللہ ہی کا حق ہے
اور نفع و نقصان کی امید رکھنی اوسی سے چاہیے کہ یہ معاملہ اور کسی سے کرنا شرک ہے اور شرک اور
شرک سے مین بیزار ہون سو جو کوئی یہ چاہے کہ یہ معاملہ مجھ سے کرے اور مین اوس سے راضی ہون
یہ ہرگز ممکن نہین اس آیت سے معلوم ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا اور اوسکو پکارنا اور اوسکا
نام جپنا اونھین کامون مین سے ہے کہ اللہ صاحب نے خاص اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائی ہین
اور کسی سے یہ معاملہ کرنا شرک ہے وقال اللہ تعالی واذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا و
علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق لیشہدوا منافع لہم ویذکروا اسم اللہ فی ایام
معلومات علی ما رزقہم من بہیمۃ الانعام فکلوا منہا واطعموا البائس الفقیر ثم
لیقضوا تفثہم ولیوفوا نذورہم ولیطوفوا بالبیت العتیق ترجمہ اور
فرمایا اللہ صاحب نے سورہ حج مین کہ خبر کر دے لوگون مین حج کی کہ چلے
آوینگے تیرے پاس پیادے اور دبلے دبلے اونٹون پر کہ چلے آتے ہین دور
دور کے رستے سے کہ آ پہنچین اپنی فائدہ کی جگہون مین اور یاد کرین اللہ کا نام کئی
معین دنون مین اوس چیز پر کہ دیا ہے اونکو مواشی چوپایون مین سے سو کھاؤ
اونمین سے اور کھلاؤ بدحال محتاج کو پھر چاہیے کہ تمام کرین میل کچیل اپنا اور پوری
کرین منتین اپنی اور طواف کرین اس قدیم گھر کا ف یعنی اللہ صاحب نے اپنی تعظیم کے
لیے بعضی بعضی مکان ٹھہرائے ہین جیسے کعبہ و عرفات اور مزدلفہ اور منا اور صفا اور مروہ اور
مقام ابراہیم اور ساری مسجد الحرام بلکہ سارا مکہ معظمہ بلکہ سارا حرم اور لوگونکے دلمین وہان کے
جانے کا شوق ڈال دیا ہے کہ ہر طرح سے خواہ سوار خواہ پیادہ دور دور سے قصد کرتے ہین اور
رنج اور تکلیف سفر کی اوٹھا کر میلے کچیلے ہو کر وہان پہونچتے ہین اور اوسکے نام پر وہان
جانور ذبح کرتے ہین اور اپنی منتین ادا کرتے ہین اور اوسکا طواف کرتے ہین اور اپنے
مالک کی تعظیم جو دلمین بھر رہی ہے وہان جا کر خوب نکالتے ہین کوئی چوکھٹ کو چومتا ہے
کوئی دروازے کے سامنے دعا کرتا ہے کوئی غلاف پکڑے ہوئے التجا کر رہا ہے کوئی اوسکے پاس
اعتکاف کی نیت سے بیٹھ کر رات دن اللہ کی یاد مین مشغول ہے کوئی ادب سے

کھڑا ہوا اوسکو دیکھ رہا ہی غرض اس قسم کی کام اللہ کی تعظیم کے کرتے ہین اونا اللہ اونسی راضی ہے
اور اونکو دین دنیا کا فائدہ حاصل ہوتا ہی سو اس قسم کے کام کسی اور کی تعظیم کو لیے نہ کیا چاہیے
اور کسیکی قبر پر یا چلہ پر یا کسی کے تھان پر دور دور سی قصد کرنا اور سفر کی رنج و تکلیف اوٹھا کر
میلے کچیلے ہو کر وہان پہونچنا اور وہان جا کر جانور چڑہانی اور منتین پوری کرنی اور کسی قبر یا مکان کا طواف
کرنا اور اوسکی گرد و پیش کی جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان شکار نکرنا یا درخت نہ کاٹنا گھاس نہ
اوکھاڑنا اور اس قسم کی کام کرنی اور اونسے کچھ دین و دنیا کے فائدہ کی توقع رکھنی یہ سب
شرک کی باتین ہین انسی بچنا چاہیے کیونکہ یہ معاملہ خالق ہی سے کیا چاہیے کسی مخلوق کی یہ شان
نہین کہ اوس سے یہ معاملہ کیجیے قال اللہ تعالی او فسقا اہل لغیر اللہ بہ ترجمہ فرمایا
اللہ تعالی نی سورہ انعام مین یا گناہ کی چیز کہ مشہور کی گئی ہو اللہ کی سوای اور کی کرکر
یعنی جیسا سورا اور لوہو اور مردار ناپاک حرام ہی ایسا ہی وہ جانور بھی ناپاک اور حرام ہی کہ جو گناہ
کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کی سوای اور کسی کا ٹھہرایا اس آیت سی معلوم ہوا کہ جانور کسی مخلوق کے
نام کا نہ ٹھہرائیے اور وہ جانور حرام ہی اور ناپاک اس آیت مین کچھ اس بات کا مذکور نہین کہ
اوس جانور کی ذبح کرنی کی وقت کسی مخلوق کا نام لیجیے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہی کہ
کسی مخلوق کی نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گاو سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدو
کا ہی سو وہ حرام ہو جاتا ہی پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کی نام کا کر دیجیے ولی کا یا
نبی کا باپ کا یا دادی کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنی والی پر شرک ثابت
ہو جاتا ہی وقال اللہ تعالی یا صاحبی السجن ءارباب متفرقون خیر ام اللہ الواحد القہار
ما تعبدون من دونہ الا اسماء سمیتموہا انتم وآباؤکم ما انزل اللہ بہا من سلطان
ان الحکم الا للہ امر الا تعبدوا الا ایاہ ذالک الدین القیم ولکن
اکثر الناس لا یعلمون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے بیچ سورہ
یوسف مین کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے قید خانہ مین اور قیدیون سے کہا ای رفیقون
قید خانہ کی کیا کئی مالک جدی جدی بہتر ہین یا اللہ ایک زبردست نہین مانتے ہو تم ورے
اوسکی مگر کئی نامون کو کہ ٹھہرائی ہین تم نی اور تمھاری باپ دادون نے نہین اوتارا ہی اللہ نے اوکی

کچھہ سند نہین حکم کسی کا سواے اللہ کے اوسنے تو یہی حکم کیا ہی کہ کسیکو اوسکے سوا مت مانو یہی ہی دین
مضبوط مگر اکثر لوگ نہین جانتے ف یعنی اول تو غلام کو حقین کی مالک ہونی بہت نقصان کرتا ہی
بلکہ ایک مالک زبردست چاہیے کہ سب مرادین اوسکی پوری کردی اور سب کاروبار اوسکی بنادے
اور دوسرے یہ کہ اون مالکونکی کچھہ حقیقت بھی نہین وہ کچھہ چیز اصل مین نہین ہین بلکہ آپ ہی لوگ خیال
باندھ لیتی ہین کہ مینھہ برسانا کسی اور کے اختیار مین ہی اور داتا اوگانا کسی اور کی اور بیا اولاد کو کوئی اور
دیتا ہی اور تندرستی کوئی اور پھر آپ ہی اونکی نام ٹھہرا لیتے ہین فلانی کام کے مختار کا نام یہ اور فلانے
کا یہ پھر آپ ہی اونکو مانتے ہین اور اون کامونکی وقت پکارتے ہین پھر اسیطرح ایک مدت مین یہ رسم جاری
ہو جاتی ہین حالانکہ وہ سب محض اونکی غلط خیالات مین ہین جیسا اونکی حقیقت نہین جہان نہ اللہ
کی سواے کوئی ہی اور نہ کسیکا یہ نام اگر کسی کا یہ نام ہی تو اوسکو کسی کاروبار مین کچھہ دخل نہین
سب خیال ہی خیال ہی اسنام کا کوئی شخص وہان مالک و مختار نہین جیسا ان کامونکا مختار ہی اور جو
نام اللہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی نہین ہی جسکا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا علی ہی وہ کسی چیز کا
مختار نہین ہی ایسا شخص کہ اوسکا نام محمد یا علی ہی اور اوسکے اختیار مین عالم کے سب کاروبار ہون ایسا حقیقت
مین کوئی شخص نہین بلکہ محض اپنا خیال ہی سو اس قسم کی خیالات باندھنی کا اللہ نے تو حکم نہین دیا اور
کسی کا حکم اوسکی مقابل معتبر نہین بلکہ اللہ تعالی نے تو ایسی خیالات باندھنی سی منع کیا ہی اور وہ کون ہی کہ
اوسکی کہنی سی ان باتونکا اعتبار ہو سو یہی اصل دین ہی کہ اللہ ہی کی حکم پر چلیے اور کسی کا حکم اوسکی مقابل ہرگز
نہ مانے لیکن اکثر لوگ یہ راہ نہین چلتی بلکہ اپنی پیرونکی رسمونکو اللہ کی حکم سی مقدم سمجھتی ہین اس آیت سی معلوم ہوا
کہ کسیکی راہ و رسم کو ماننا اور اوسی کی حکم کو اپنی سند سمجھنا یہ بھی انہین باتون مین سی ہی کہ خاص اللہ نے
اپنی تعظیم کیواسطے ٹھہرائی ہین پھر جو کوئی یہ معاملہ کسی مخلوق سی کرے تو اوسپر بھی شرک ثابت ہوتا ہی سو
اللہ کی حکم پہنچنے کی راہ بندون تک رسول ہی کا خبر دینا ہی سو جو کوئی کسی امام کی یا مجتہد کی یا غوث و قطب
کی یا مولوی و مشایخ کی یا باپ دادونکی یا کسی بادشاہ و وزیر کی یا پادری یا پنڈت کی باتکو اور اونکی راہ
و رسم کو رسول کے فرمانے سی مقدم سمجھی اور آیت حدیث کی مقابل مین اپنی پیر و اوستاد کی قول کی سند پکڑے
یا خود پیغمبر ہی کو یون سمجھی کہ شرع اونہین کا حکم ہی اونکا جو جی چاہتا تھا اپنی طرف سی کہہ دیتے تھے
اور وہی بات اونکی امت پر لازم ہو جاتی تھی سو ایسی باتونسی شرک ثابت ہوتا ہی بلکہ اصل حاکم اللہ ہی اور پیغمبر

اور مشرکونکی کہ جیسے ہندو یا مشرکین عرب کہ اکثر صنم پرست ہین یعنی مورتونکو مانتے ہین معبود و نو شریک ہیں
اللہ سے پھرے ہوے رسول کے دشمن اخرج مسلم عن ابی الطفیل ان علیا رضی اللہ عنہ اخرج صحیفۃ
فیہا لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ ترجمہ مشکوۃ کے کتاب الصید والذبایح مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو الطفیل نے
نقل کیا کہ حضرت علی نے ایک کتاب نکالی کہ اوسمین یون لکھا تھا کہ لعنت کرے اللہ نے اوس شخص کو کہ
ذبح کرے واسطے غیر اللہ کے فقط یعنی جو کوئی کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام کا کوئی جانور کرے سو وہ ملعون ہے
حضرت علی نے ایک کتاب مین کئی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لکھ رکھی تھین سو اوسمین یہ بات
کی یہ بھی ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کے نام پر جانور کرنا یہ بھی اونھین کامونمین سے ہے کہ اللہ نے خاص
اپنی تعظیم کے لیے ٹھہرائی ہین اوسی کے نام پر کرنا چاہیے اور کسی کے نام پر کرنا شرک ہے اخرج مسلم عن عائشۃ
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا یذھب اللیل والنہار حتی یعبد اللات
والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ھو الذی ارسل رسولہ
بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذالک تاما قال
انہ سیکون من ذالک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی من کان فی
قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیہ فیرجعون الی دین
آبائہم ترجمہ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین
لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا حضرت عائشہ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین تمام ہوویگا رات اور دن یعنی قیامت نہ آویگی
یہانتک کہ پوجین لات و عزی کو سو کہا مین نے یا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیشک مین جانتی تھی
جب اوتاری تھی اللہ نے یہ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالہدی الخ کہ بیشک یون ہی رہیگا آخر تک فرمایا
کہ بیشک ہوگا اسیطرح جبتک چاہیگا اللہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باد اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمین ہوگا
ایک رائی کے دانہ بھر ایمان سو رہجاوینگے وہی لوگ کہ جنمین کچھ بھلائی نہین سو پھر جاوینگے اپنے باپ دادونکے
دین پر فقط یعنی اللہ صاحب نے فرمایا ہے سورہ برات مین کہ اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا ہے ہدایت اور
سچا دین دیکر اوسکو غالب کرے سب دینون پر اگرچہ مشرک لوگ بہتیرا ہی برا مانین سو حضرت
عائشہ نے اس آیت سے سمجھا کہ اس سچے دین کا رواج قیامت تک رہیگا سو حضرت نے فرمایا کہ اوسکا رواج

مقرر ہوگا جبتک اللہ چاہیگا پھر اللہ آپ ہی ایک ایسی باو بھیجیگا کہ سب اچھے بندے کہ جنکے دلمین تھوڑا سا
بھی ایمان ہوگا مر جاوینگے اور وہی لوگ رہ جاوینگے کہ جنمین کچھ بھلائی نہین یعنی نہ اللہ کی تعظیم
نہ رسول کی راہ پر چلنے کا شوق بلکہ باپ دادونکی رسمونکی سند پکڑنے لگینگے سو اسیطرح سے
شرک مین پڑ جاوینگے کیونکہ اکثر پرانے باپ دادے جاہل مشرک گذرے ہین جو کوئی اونکی راہ و
رسم کی سند پکڑے آپ ہی شرک ہو جاوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمانہ مین قدیم
شرک بھی رائج ہوگا سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے کے موافق ہوا یعنی جیسا مسلمان اپنے پیغمبر و
ولی امام و شہیدونکے ساتھ معاملہ شرک کا کرتے ہین اسیطرح قدیم شرک بھی پھیل رہا ہے اور کافرونکے بتونکو
بھی مانتے ہین اور اونکی رسمون پر چلتے ہین جیسا برہمن سے پوچھنا شگون لینا ساعت ماننا سیتلا
مسانی پوجنا ہنومان لونا چماری کلوا پیر کی دوہائی دینی ہولی دوالی کا تہوار کرنا نوروز مہرجان کے
خوشی کرنی قمر در عقرب تحت الشعاع کا اعتبار کرنا کہ یہ سب رسمین ہنود و مجوس کی ہین کہ مسلمانو
مین رواج پا گئی ہین اور اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانونمین شرک کی راہ اسیطرح کھلے گی
کہ قرآن و حدیث چھوڑ کر باپ دادونکی رسمونکے پیچھے پڑینگے اخرج مسلم عن عبد اللہ بن عمر

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخرج الدجال فیبعث اللہ عیسی بن مریم
فیطلبہ فیہلکہ ثم یرسل اللہ ریحا باردۃ من قبل الشام فلا یبقی علی وجہ الارض
احد فی قلبہ مثقال ذرۃ من ایمان الا قبضتہ فیبقی شرار الناس فی خفۃ الطیر
واحلام السباع لا یعرفون معروفا ولا ینکرون منکرا فیتمثل لہم الشیطان
فیقول الا تستجیبون فیقولون فما تامرنا فیامرہم بعبادۃ الاوثان وہم
فی ذلک دار رزقہم حسن عیشہم **ترجمہ** مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ عبد اللہ بن عمر نے نقل کیا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسی
بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈے گا اوسکو پھر تباہ کر دے گا اوسکو پھر بھیجے گا
اللہ ایک باو ٹھنڈی شام کیطرف سے سو باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اوسکے دلمین ذرہ بھر
ایمان ہوگا کہ مار ڈالے گی اوسکو پھر باقی رہ جاوینگے بری بری لوگ بیوقوفی مین جیسے جانور پرندے

اور بھلائی کی فکر مین نہ اچھی سمجھتے مین کسیطی اچھی بات کو نہ بری سمجھتے ہین کسی بری بات کو پھر بعضے بدل کر آویگا اون اون پاس شیطان سو کہیگا کیا تمکو کچھ شرم نہین آتی سو کہینگے تو کیا بتاتا ہی ہمکو سو بتاویگا اونکو پوجنا بتون کا اور اونکی اوسمین چلی آوے گی روزی اچھی طرح گذرے گی زندگی ف یعنی آخر زمانہ میں ایمان دار لوگ مرجاوینگے اور محض بیوقوف لوگ رہ جاوینگے کہ رات دن پرائے مال کھاجانے کی فکر مین ہین نہ بھلا سمجھین نہ برا پھر شیطان بتاویگا کہ محض بے دین ہوجانا بڑی شرم کی بات ہی سو دین کا شوق ہوگا مگر اللہ و رسول کے کلام پر نہ چلینگے بلکہ اپنی عقل سے دین کی راہین نکالینگے سو شرک مین پڑجاوینگے اور اوس حالت مین بھی اونکو روزی کی کشایش اور زندگی کا آرام مل جاویگا وہ اس سبب سے اور زیادہ شرک مین پڑینگے کہ جون جون ہم اونکو مانتے ہین وون وون مرادین ملتی ہین سو اللہ کے مکر سے ڈرا چاہیے کہ بعضی وقت بندہ شرک مین پڑا ہوتا ہی اور اوسکی غیر سے مرادین مانگتا ہی اور اللہ اوسکے بہلانیکو اوسکی مرادین پوری کرتا ہی اور وہ یون سمجھتا ہے کہ مین سچی راہ پر ہون سو مراد ملنے نہ ملنے کا کچھ اعتبار نکیجیے اور سچا دین توحید کا اسلیے نہ چھوڑدیجیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کتنا ہی گناہون مین ڈوب جاوے اور محض بیحیا ہی بنجاوے اور پرایا مال کھاجانے مین کچھ قصور نکرے اور کچھ بھلائی برائی کا امتیاز نکرے مگر تو بھی شرک کرنے سے اور اللہ کے سوا اور کسیکو ماننے سے بہتر ہی کیونکہ شیطان وہ باتین چھوڑا کر یہ بات سکھاتا ہے

واخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ مشکوۃ کے باب لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس مین لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابو ہریرہ نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں آنیکی قیامت یہانتک کہ ہلین سرین دوس کی عورتین گرد ذی خلصہ کے ف یعنی دوس نام ہی عرب کی ایک قوم کا اونمین ایک بت تھا اوسکا نام ذی خلصہ تھا وہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین برباد ہوگیا تھا مگر فرمایا کہ قیامت کے نزدیک اوسکو پھر لوگ ماننے لگینگے اور عورتین اوسکے گرد طواف کرینگی سو اونکی سرین ہلتی آپکو نظر آئے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ کے گھر کے سوا اور کسی کا طواف کرنا شرک کی بات ہی اور کافرون کی رسم ہی یہ ہرگز نہ کیا چاہیے

الفصل الخامس فی ذکر رد الاشراک فی العادات ترجمہ فصل پانچویں اشراک فی العادات

تو وہ کام بادشاہ ... اور حاکموں سے کروا دیتے ہین اسیطرح جب بزرگون کی ارواح سفارش کرین تو خدا کے یہان ہمارے کام آدین اور ہمارے کاروبار مین مدد کرین ایسی ایسی دل سے جوڑتے ہین قرآن و حدیث چھوڑتے ہین عقل سے گھوڑے دوڑاتے ہین

کی برائی کی بیان مین ف یعنی اس فصل مین اون آیتون اور حدیثون کا مذکور ہی کہ جن سے یہ بات
ثابت ہوتی ہی کہ آدمی اپنی دنیا کی کامون مین جیسا معاملہ اللہ سی رکھتا ہی کہ اوسکی تعظیم طرح طرح سے
کرتا رہتا ہی ویسا ہی معاملہ اور کسی سے نکری قال اللہ تبارک وتعالی ان یدعون من دونہ الا
اناثا و ان یدعون الا شیطانا مریدا لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا
مفروضا ولاضلنہم ولامنینہم ولآمرنہم فلیبتکن آذان الانعام ولآمرنہم
فلیغیرن خلق اللہ ط ومن یتخذ الشیطان ولیا من دون اللہ فقد
خسر خسرانا مبینا یعدہم ویمنیہم ط وما یعدہم الشیطان الا غرورا اولئک ماواہم جہنم
ولا یجدون عنہا محیصا ترجمہ فرمایا اللہ صاحب نے یعنی سورۂ نساء مین
کہ نہین پکارتے ورے اللہ کے مگر عورتون کو اور نہین پکارتے ہین مگر شیطان سرکش
کو کہ لعنت کی اوسکو اللہ نے اور اوسنے کہا کہ بیشک مین لگا لونگا تیری بندون مین سے ایک حصہ
اور بیشک بیراہ کرونگا اونکو اور خیالات مین ڈالونگا اونکو سو کاٹین گے جانورونکے کان اور بیشک سکھاونگا
مین اونکو سو بدل ڈالینگے صورت بنائی ہوئی اللہ کی اور جسنے ٹھہرایا شیطان کو حمایتی اللہ کو چھوڑ کر
سو بیشک صریح ٹوٹے مین پڑا کہ وعدہ دیتا ہی اونکو اور خیالات مین ڈالتا ہی اونکو اور وعدہ جو دیتا ہی اونکو
شیطان سو محض دغا ہی اون لوگونکا ٹھکانا دوزخ ہی اور نہ پاوینگے اوس سے چھٹکارا ف یعنی اللہ کے سوا
جو اور لوگون کو پکارتی ہین سو اپنی خیالمین عورتونکا تصور باندھتے ہین پھر کوئی حضرت بی بی کا نام ٹھہرا لیتا ہے
کوئی بی بی آسیہ کوئی پی پی اوتاولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا اور مسانی و کالی وغیرہ
ایسی ہی خیالات باندھتے ہین اور وہان حقیقت مین نہ کوئی عورت ہی نہ کوئی مرد محض اپنا خیال ہی اور
شیطان کا وسواس اور یہ جو کبھی سر پر چڑھکر بولتا ہی اور کبھی کوئی کرشمہ دکھا دیتا ہی سو وہ شیطان ہی
سو سب اونکی نذر و نیاز ہین اوسیکو پہونچتی ہین سو اپنی خیال مین تو عورتونکو دیتے ہین اور حقیقت مین
شیطان لی لیتا ہی اور اونکو اوس سے کچھ فائدہ نہین نہ دین کا نہ دنیا کا کیونکہ شیطان اللہ کی
درگاہ سے راندہ ہوا ہی سو اوس سے دین کا تو کیا فائدہ ہوتا ہی اور انسان کا دشمن اونکا کبھی بھلا
چاہی بلکہ وہ تو اللہ کی روبرو کہہ چکا ہی کہ بہت ساری تیری بندونکو اپنا بندہ بناونگا اور اونکو گمراہ کرونگا
کہ اپنی خیالات کو مانینگے اور جانور میرے نام کی ٹھہراوینگے اور اونپر میری نیاز کا نشان

کرینگے جیسے جانور کا کان چیرنا یا کان کاٹنا یا اوسکے گلے مین ناڑا ڈالنا یا ماتھے پر مہندی لگانی منہ پر
سہرا باندھنا منہ کے اندر پیسا رکھنا غرضکہ جو کچھ کہ کسی جانور پر نشان کرے جیسے اس بات کا کہ یہ فلانیکی
نیاز ہے وہ سب اسمین داخل ہے اور یہ بھی شیطان نے کہا ہے کہ اونکو مین سکھاؤنگا کہ اللہ کی صورت
بنائی ہوئی بدل لینگے یعنی جیسی اللہ نے ہر آدمی کی صورت بنادی ہے اوسکو بدل ڈالینگے کوئی کسی کے
نام کی چوٹی رکھیگا کوئی کسی کے نام پر ناک کان چھیدیگا کوئی داڑھی منڈا کر خوبصورتی دکھاویگا
کوئی چاہا برو کی صفائی دیکر فقیری جتاویگا یہ سب شیطان کے وسواس ہین اور اللہ و رسول کے خلاف سو
جسنے اللہ سے کریم کو چھوڑ کر شیطان سے دشمن کی راہ پکڑی سو صریح ٹوٹا کھایا کیونکہ شیطان اول تو
دشمن ہے دوسرے سوائے وسواس ڈالنے کے کچھ قدرت بھی نہین رکھتا سو وہ یہی کرتا ہے کہ کچھ وعدہ جھوٹے دیتا ہے
کہ فلانے کو مانوگے تو یہ ہوگا اور فلانے کو مانوگے تو یون ہوگا اور دور دور کی آرزوئین جتاتا ہے کہ
اتنے روپے ہووین تو ایسا باغ ہے اور محل تیار ہو سو وہ ہاتھ نہین لگتے سو آدمی پھر کر اللہ
کی راہ بھول جاتا ہے اور وونکی طرف دوڑنے لگتا ہے اور ہوتا وہی ہے جو اللہ نے تقدیر مین لکھدیا ہے
یہ کسی کے ماننے نہ ماننے سے کچھ نہین ہوتا بلکہ یہ سب شیطان کا وسواس ہے اور اوسکی دغابازی
اور آخر انجام ان باتونکا یہی ہے کہ آدمی اللہ سے پھر جاتا ہے اور شرک مین گرفتار ہوجاتا ہے
اور اصل دوزخ مین پہنچتا ہے اور ایسا شیطان کے جال مین پھنس جاتا ہے کہ ہزار ہی چاہے کہ چھوٹے ہرگز
نہین چھوٹ سکتا وقال اللہ تعالی ہو الذی خلقکم من نفس واحدة وجعل منہا
زوجہا لیسکن الیہا فلما تغشاہا حملت حملا خفیفا فمرت بہ فلما اثقلت
دعوا اللہ ربہما لئن آتیتنا صالحا لنکونن من الشاکرین فلما آتاہما صالحا
جعلا لہ شرکاء فیما آتاہما فتعالی اللہ عما یشرکون ترجمہ اور کہا اللہ تعالے
نے یعنی سورہ اعراف مین کہ اللہ وہ ہے کہ جسنے پیدا کیا تمکو ایک جان سے اور
بنایا اوسی سے جوڑا اوسکا کہ چین پاوے اوس سے پھر جب اوسنے ڈھانپ لیا اوسکو
پیٹ رہگیا اوسکو ہلکا سا پھر گذر گئی اوسی طرح پھر جب بوجھل ہوئی تو دونو پکارنے لگے اپنے مالک اللہ کو
کہ اگر تو ہمکو اچھا چنگا بخشیگا ہم تیرا حق مانینگے پھر جب اوسنے دیا اونکو اچھا چنگا ٹھہرانے لگے
اوسکے شریک اوسی چیز مین کہ اوسنے دیا اونکو سو برتر ہے اللہ اونکی شریک بتانے سے

ف یعنی اول بھی انسانکو اللہ ہی نے پیدا کیا اور اوسی نے جورو بھی دی اور خاوند جورو میں الفت دی اور
جب اولاد کی امید ہوتی ہے تو اوسیکو پکارتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں جو اولاد اچھی بھلی ہووے
تو اللہ کا بہت حق مانیں پھر جب وہ اولاد بخشتا ہے تو اوروں کو ماننے لگتے ہیں اور اونکی نذر و نیاز یں
کرتے ہیں کوئی کسی کی قبر پر لیجاتا ہے کوئی کسی کے تھان پر کوئی کسی کی چوٹی رکھتا ہے کوئی کسی کی بدھی
پہناتا ہے کوئی کسی کی بیڑی ڈالتا ہے کوئی کسی کا فقیر بناتا ہے کوئی نام رکھتا ہے نبی بخش کوئی
علی بخش کوئی امام بخش کوئی پیر بخش کوئی سیتلا بخش کوئی گنگا بخش سو اللہ تو کچھ اونکی نذر و
نیاز کی پرواہ نہیں رکھتا وہ تو بہت بڑا بے پرواہ ہے مگر وہ آپ ہی مردود ہو جاتے ہیں
وقال اللہ تعالیٰ وجعلوا للہ مما ذرا من الحرث والانعام نصیبا فقالوا ھذا للہ
بزعمھم وھذا لشرکائنا فما کان لشرکائھم فلا یصل الی اللہ وما کان للہ فھو
یصل الی شرکائھم ساء ما یحکمون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے بیچ
سورہ انعام میں کہ لوگ ٹھہراتے ہیں اللہ کا اوس چیز میں سے کہ اوسنے پیدا کیا ہے
کھیتی اور مواشی سے ایک حصہ سو کہتے ہیں اپنے خیال میں کہ یہ اللہ کا ہے اور یہ ہمارے شریکوں کا
سو جو ٹھہرایا اون شریکوں کا وہ نہ ملجاوے اللہ کیطرف اور جو ٹھہرایا اللہ کا وہ ملجاوے اون
شریکوں کیطرف بہت برا حکم کرتے ہیں ف یعنی سب کھیتی اور مواشی اللہ نے پیدا کی ہیں اور کسی نے نہیں
کی پھر اسمیں سے جسطرح اوسکی نیاز نکالتے ہیں اسیطرح اوروں کی بھی نیاز کرتے ہیں بلکہ اوروں کی نیاز
کی جتنی احتیاط اور ادب کرتے ہیں اوسکی اتنی نہیں کرتے وقال اللہ تعالیٰ وقالوا
ھذہ انعام وحرث حجر لا یطعمھا الا من نشاء بزعمھم وانعام حرمت ظھورھا وانعام
لا یذکرون اسم اللہ علیھا افتراء علیہ سیجزیھم بما کانوا یفترون ترجمہ
اور کہا اللہ صاحب نے بیچ سورہ انعام میں کہ کہتے ہیں یہ مواشی اور کھیتی اچھوتی
ہے کہ نکھاوے اوسکو مگر وہی کہ چاہیں ہم اوسکو محض اپنے خیال سے اور
بعضے مواشی ہیں کہ منع ہے سواری اوسکی اور بعضے ہیں کہ نہیں مذکور کرتے اللہ کا
نام اوسپر یہ سب جھوٹ باندھا ہے اللہ پر سو وہ سزا دیویگا اونکو بدلے جھوٹ باندھنے کے
ف یعنی لوگ محض اپنے خیال سے ٹھہرالیتے ہیں کہ فلانی چیز اچھوتی ہے اوسکو فلانا کھاوے اور فلانا نہ کھاوے

اور بعضی جانور نہ پیر لادتے ہیں اور سواری سے منع کرتے ہیں کہ یہ فلانے کی نیاز کا ہے اسکا ادب کیا چاہیے اور بعضے
جانور جنکو اللہ کی نام کا نہیں ٹھہراتے بلکہ اور کسی کے نام کا بتاتے ہیں اور پھر یوں سمجھتے ہیں کہ ان باتوں سے
اللہ خوش ہوتا ہے اور مرادیں دیتا ہے سو یہ سب جھوٹ ہے اسکی سزا پاوینگے وقال اللہ تعالیٰ ما جعل
اللہ من بحیرۃ ولا سائبۃ ولا وصیلۃ ولا حام ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب
واکثرہم لا یعقلون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے یعنی سورہ مائدہ میں نہیں ٹھہرایا اللہ نے
کوئی بحیرہ اور نہ کوئی سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حامی لیکن کافر لوگ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور اکثر وہ سمجھ
نہیں رکھتے ف یعنی جو جانور کسی کے نام کا ٹھہراتے تھے اوسکا کان پھاڑ دیتے تھے اوسکو بحیرہ کہتے تھے اور جو سانڈھ کر دیتے
اوسکو سائبہ کہتے تھے اور جو کسی کی منت مانتے کہ فلانے جانور کا بچہ اگر نر ہووے تو ہم اوسی کی نیاز کریں پھر اکٹھا
نر و مادہ ہوتا تو نر کو بھی نیاز نہ چڑھاتے کہ مادہ کے ساتھ ملکر وہ بھی نیاز نہ ٹھہرا اور مادہ کو وصیلہ کہتے تھے اور
جس جانور کی پشت سے دس بچے ہو لیتے اوسپر لادنا اور چڑھنا موقوف کر دیتے اوسکو حامی کہتے تھے سو فرمایا کہ یہ سب
باتیں اللہ نے نہیں فرمائیں یہ اونھوں نے اپنی جی سے جوڑ توڑ سے باندھ لیں ہیں اس آیت سے معلوم ہوا کہ
کوئی جانور کسی کے نام کا ٹھہرا رکھنا اور کچھ اوسکا نشان اوسپر لگا دینا اور یہ تعین کرنا کہ فلانے کی نیاز کی گائے
ہی ہوتی ہے اور فلانے کی بکری ہے اور فلانے کی مرغی یہ سب بیہودگی کی ہیں اور خلاف اللہ کی حکم کے
وقال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا حلال وھذا حرام لتفتروا علی اللہ
الکذب ط ان الذین یفترون علی اللہ الکذب لا یفلحون ترجمہ اور کہا اللہ صاحب نے
یعنی سورہ نحل میں کہ نہ کہو جھوٹی باتیں کہ بیان کرتی ہیں تمھاری زبانیں کہ یہ کیا چاہیے اور یہ نکیا چاہیے کہ
باندھتے ہو اللہ پر جھوٹ بیشک جو لوگ باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ وہ مراد نہیں پاتے ف یعنی اپنی طرف سے
جھوٹ مت ٹھہرالو کہ فلانا کام کیجیے اور فلانا کام نہ کیجیے کسی کام کو روا یا ناروا کر دینا اللہ ہی کی شان
ہے سو اسمیں اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور یہ خیال باندھنا کہ فلانے کام کو یوں کیجیے تو مرادیں ملتی ہیں اور
نہیں تو کچھ خلل ہو جاتا ہے سو یہ خیال غلط ہے کیونکہ اللہ پر جھوٹ باندھنے سے کبھی مراد نہیں ملتی اس آیت سے
معلوم ہوا کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا چاہیے لال کپڑا نہ پہننی حضرت بی بی کی
صحنک مرد نکھاویں اور جب ونکی نیاز کیجیے تو اوسمیں فلانی فلانی ترکاریاں ہوں اور مسی اور مہندی
ہو اور اوسکو لونڈی نکھاوے اور جس عورت نے دوسرا خاوند کیا ہے وہ بھی نکھاوے اور جو نیچ قوم میں ہو اور بدکار وہ بھی

تقویۃ الایمان

نکھادی اور شاہ عبد الحق کا توشہ حلوا ہی ہوتا ہی اور اوسکو اس احتیاط سے بناتی اور حقہ پینے والے کو نہ دیکھے اور
شاہ راز کی نیاز مالیدہ ہی چڑھتا ہی اور بو علی قلندر کی سہنی اور اصحاب کہف کی گوشت روٹی اور
بیاہ میں فلانی فلانی رسمیں ضرور ہیں اور موت میں فلانی فلانی اور موت کی بعد نہ آپ شادی کیجیے نہ کسیکی
شادی میں آپ بیٹھیے نہ اچار ڈالیے اور فلانی لوگ نیلا کپڑا نہ پہنیں اور فلانی لال سوسی نہ پہنیں
سو سب جھوٹی ہیں اور شرک میں گرفتار اور اللہ کی حکومت کی شان میں اپنا دخل کرتے ہیں
کہ ایک شرع اپنی جاری قائم کرتے ہیں اخرج الشیخان عن زید بن خالد الجہنی قال صلی اللہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ الصبح بالحدیبیۃ علی اثر سماءٍ کانت من اللیل
فلما انصرف اقبل علی الناس فقال ہل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ ورسولہ
اعلم قال قال اصبح من عبادی مومن بی وکافر بی فاما من قال مطرنا بفضل اللہ
ورحمتہ فذالک مومن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوءِ کذا وکذا فذالک
کافر بی ومومن بالکواکب ترجمہ اور مشکوۃ کے باب الکہانت میں لکھا ہی کہ بخاری مسلم نے ذکر کیا کہ زید بن
خالد نے نقل کیا کہ نماز پڑھوائی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر کی حدیبیہ میں پیچھے مینہ کے کہ رات کو
برسا تھا پھر جب پڑھ کے بیٹھے منہ کیا لوگوں کی طرف پھر فرمایا کہ جانتے ہو تم کیا فرمایا تمھارے رب نے
لوگوں نے کہا کہ اللہ و رسول ہی خوب جانتا ہے کہا کہ فرمایا کہ آج فجر کو ہو گئے بعضے بندے میرے مومن
اور بعضے کافر سو جسنے کہا کہ ہمکو مینہ ملا اللہ کے فضل سے اور اوسکی رحمت سے سو وہ مجھپر یقین لایا
اور ستاروں کا منکر ہوا اور جسنے کہا کہ ہمکو مینہ ملا فلانے نچھتر سے سو وہ میرا منکر ہوا
اور ستاروں پر یقین لایا ف یعنی جو کوئی عالم کے کاروبار کو ستاروں کی تاثیر سے
سمجھتا ہے سو اوسکو اللہ صاحب اپنے منکروں میں جانتا ہے اور ستارہ پوجنے والوں میں
شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کا کارخانہ اللہ کی طرف سے سمجھتا ہے سو
اوسکو اللہ بھی اپنے مقبول بندوں میں گن لیتا ہے اور ستارہ پرستوں سے نکال
لیتا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک و بد ساعت کا ماننا اور اچھے بری تاریخ
اور دنکا پوچھنا اور نجومی کے کہے پر یقین کرنا شرک کی باتیں ہیں کہ سب نجوم سے
علاقہ رکھتی ہیں اور نجوم کو ماننا ستارہ پرستوں کا کام ہی اخرج رزین عن ابن عباس قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس
شعبۃ من السحر المنجم کاہن والکاہن ساحر والساحر کافر ترجمہ مشکوۃ کے
باب الکہانت میں لکھا ہے کہ رزین نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے سیکھی کوئی بات علم نجوم کی سوائے اوسکے کہ بیان کی ہے اللہ نے تو سیکھی اوسنے
ایک ٹکڑا جادو کی نجومی کاہن ہے اور کاہن جادوگر ہے اور جادوگر کافر ہے ف یعنی اللہ تعالی نے اپنے
کلام پاک میں تاروں کا بھی مذکور کیا ہے کہ اونمیں اللہ کی قدرت معلوم ہوتی ہے اور اوسکی حکمت
اور اونسے آسمانوں کی خوبصورتی ہے اور شیطانوں کو اونسے مار کر بھگاتے ہیں یہ بات نہیں ذکر کی
کہ کچھ جہان کی کارخانے میں اونکو دخل ہے اور دنیا میں بھلائی برائی اونکی تاثیر سے ہوتی ہے سو جو کوئی
وہ پہلی بات چھوڑ کر اس دوسری بات کی تحقیق کے پیچھے پڑے اور اوس سے معلوم کر کے غیب کی باتیں
بتایا کرے سو جیسا برہمن جنوں سے پوچھ پوچھ کر غیب کی باتیں بتلاتا ہے کہ جسکو عربی زبان میں
کاہن کہتے ہیں یہ بھی اوسیطرح سے نجوم سے معلوم کر کر غیب کی باتیں بتلاتا ہے تو گویا نجومی اور
کاہن کی ایک ہی راہ ہے اور کاہن تو جادوگروں کی طرح جنوں سے دوستی کرتا ہے اور اونسے دوستی
اسیطرح پیدا ہوتی ہے کہ اونکو مانے اور پکارے اور بھوگ دیجیے سو یہ کفر کی بات ہے سو نجومی اور
کاہن اور ساحر کفر کی راہیں چلتے ہیں اخرج مسلم عن حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اتی عرافا فسالہ عن شیء لم تقبل صلوتہ
اربعین یوما ترجمہ مشکوۃ کے باب الکہانت میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ
بی بی حفصہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جاوے
کسی خبریں بتانیوالے پاس پھر پوچھے اوس سے کچھ تو نہیں قبول ہوتی اوسکی نماز چالیس دن
ف یعنی جو کوئی غیب کی باتیں بتانے کا دعوی رکھتا ہے اوس پاس جو کوئی جا کر پوچھے
تو اوسکی عبادت چالیس دن تک مقبول نہیں ہوتی کیونکہ اوس نے شرک کی بات کی اور
شرک سب عبادتوں کا نور کھو دیتا ہے اور نجومی اور رمال اور جفار اور فال دیکھنے والے
اور نامہ نکالنے والے اور کشف اور استخارہ کا دعوی کرنیوالے اسمیں داخل ہیں اخرج ابوداود عن قبیصۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال العیافۃ والطرق والطیرۃ من الجبت ترجمہ

مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قبیصہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شگون لینے کی لیے جانور اڑانا اور فال نکالنے کی لیے کچھ ڈالنا اور کسیطرحکا شگون
لینا کفر کی رسمون سے ہی اخرج ابو داود عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم قال الطیرۃ شرک الطیرۃ شرک ترجمہ مشکوۃ کی باب الفال
والطیرہ مین لکھا ہی کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ شگون لینا شرک ہی شگون لینا شرک ہے شگون لینا شرک ہی ف یعنی عرب کے
لوگونمین شگون لینے کا بہت رواج تھا اور اوسکا بڑا اعتقاد تھا اسپر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی
بار فرمایا کہ یہ شرک کی بات ہی تا کہ لوگ اس عادت کو چھوڑ دین اخرج ابو داود عن سعد بن مالک ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا ہامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ
فی شیٔ ففی الدار والفرس والمراۃ ترجمہ مشکوۃ کی باب الفال والطیرہ مین
لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ سعد بن مالک نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ نہین ہی ہاما اور نہ کسی کا کسیکو مرض لگتا ہی اور نہ کسی چیز مین نامبارکی ہے اور جو
کچھ نامبارکی کسی چیز مین ہو تو گھر مین اور گھوڑے مین اور عورت مین ہی ف یعنی عرب کے
جاہلون مین مشہور تھا کہ جو کوئی مارا جاوے اور اوسکا کوئی بدلہ نہ لیوے تو اوسکی سر کی
کھوپری مین سے ایک الو نکل کر فریاد کرتا پھرتا ہی اوسکو ہامہ کہتی تھی سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہی اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی یہ کہی کہ آدمی مر کر کسی جانور کی صورت مین
بن آتا ہی سو وہ جھوٹا ہی اور یہ بھی اونمین مشہور تھا کہ بعضی مرض جیسے خارش یا جذام ایک سے
دوسری کو لگ جاتا ہی سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگونمین دستور ہے کہ
جس لڑکے کو چیچک نکلی اوس سے پرہیز کرتے ہین اور اور لڑکونکو اوسکی پاس نہین جانے دیتے کہ
کہین اوسکی بھی نہ نکل آوے یہ کفر کی رسم ہی اسکو نہ ماننا چاہیے اور یہ بھی اونمین مشہور تھا کہ فلانا
کام فلانے کو نامبارک ہوا اور اوسکو راست نہ آیا سو فرمایا کہ یہ بھی غلط ہے اور اگر کچھ اس بات کا
اثر ہی تو تین ہی چیزونمین ہے یعنی گھر اور گھوڑا اور عورت اس سے معلوم ہوا کہ یہ چیزین کبھی نامبارک
بھی ہوتی ہین مگر اوسکی معلوم کر لینے کی راہ نہین بتائی کہ کیونکر جان لیجیے کہ یہ مبارک ہے اور یہ نامبارک ہے

سو تحقیق جو لوگ کہا کرتے ہین کہ جو گھر شیر دہان اور جو گھوڑا ستارہ پیشانی اور عورت کلجبھی ہو تو نامبارک
ہوتی ہے اور اوسکی کچھ سند نہین بلکہ مسلمان لوگونکو یون چاہیے کہ ان باتون کا کچھ خیال نکرین
اور جب نیا مکان لیوین یا گھوڑا ہاتھ لگے یا بیاہ کرین یا لونڈی مول لیوین تو اللہ سے اوسکی
بھلائی مانگین اور اوسی سے اوسکی برائی سے پناہ چاہین اور باقی اور چیزونمین اس قسم کی خیالات نہ دوڑاوے اپنا
کہ فلانا کام مجھے راست آیا اور فلانا نہ آیا اخرج البخاری عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لا عدوی ولا ہامۃ ولا صفر ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ
مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
نہ کسی کا کسیکو مرض لگے اور نہ کسی مردہ کی کھوپری مین سے الو نکلے اور صفر بھی کچھ نہین ف
یعنی عرب کے جاہلو نمین یہ بھی مشہور تھا کہ جسکو ایسا مرض پیدا ہو جاوے کہ کھاتا چلا جاوے اور
پیٹ نہ بھرے جسکو حکیم جوع الکلب کہتے ہین سو اوسکے پیٹ مین کوئی بھوت بلا گھس جاتی ہے کہ وہی کھاتی
چلی جاتی ہے اوسکو صفر کہتے تھے سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بات غلط ہے کچھ بھوت بلا نہین ہے
معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ بعضی مرضون کے ساتھ کچھ بلا خیال کرتے ہین اور اوسکو مانتے ہین جیسی سیتلا اور مسانی
اور بلاہی سو یہ سب غلط ہے اور یہ بھی اونمین مشہور تھا کہ مہینہ صفر کا نامبارک ہے اسمین کوئی کام نکیا چاہیے
سو یہ بھی غلط ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ بات کہنی کہ تیرہ دن صفر کے نامبارک ہین انمین کچھ بلائین
اترتی ہین اور اسی پر اون دنون کا نام تیرہ تیزی رکھنا کہ انکی تیزی سے کچھ کام بگڑ جاتا ہے
اور اسیطرح کسی مہینے کو یا تاریخ کو یا دن کو نامبارک سمجھنا یہ سب شرک کی باتین ہین اخرج ابن
ماجہ عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ بید مجذوم فوضعہا معہ فی القصعۃ
فقال کل ثقۃ باللہ وتوکلا علیہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الفال والطیرہ مین لکھا ہے
کہ ابن ماجہ نے ذکر کیا کہ جابر نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کوڑھی کا ہاتھ
پکڑ کر اپنے ساتھ رکابی مین رکھ دیا پھر فرمایا کہ کھا اللہ پر اعتماد کرکے اور اوسی پر بھروسہ
کرکے ف یعنی ہمکو اللہ پر اعتماد ہے اور اوسی پر بھروسا جسکو چاہے بیمار کر دے جسکو چاہے
تندرست ہم کسی بیمار کے ساتھ کھانے سے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا نہین مانتے
اخرج ابو داود عن جبیر بن مطعم قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعرابی فقال جہدت الانفس وجاع العیال وہلکت الاموال فاستسق اللہ لنا

فانا نستشفع بک علی اللہ ونستشفع باللہ علیک فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سبحان اللہ سبحان اللہ فما زال یسبح حتی عرف ذالک فی وجوہ اصحابہ ثم قال ویحک

انہ لایستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذالک ویحک اتدری ما اللہ ان

عرشہ علی سمواتہ لہکذا وقال باصابعہ مثل القبۃ علیہ وانہ لیئط بہ اطیط الرحل

بالراکب **ترجمہ** مشکوۃ کے باب بدو الخلق مین لکھا ہی کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ جبیر نے
نقل کیا کہ آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک گنوار پس کہا سختی مین پڑگئین
جانین اور بھوکے مر گئے ہین کنبے اور مر گئے مواشی سو مینہ مانگو اللہ سے ہمارے لیے کیونکہ
ہم سفارش چاہتے ہین تمھاری اللہ کے پاس اور اللہ کی تمھارے پاس سو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سبحان اللہ سبحان اللہ سو اللہ کی پاکی یہانتک بولتے رہے کہ اوسکا اثر اونکے یارون کے
چہرون مین معلوم ہونے لگا پھر فرمایا کہ کیا بیوقوف ہی تو اللہ کو سفارشی نہین لاتے کسی کے آگے اللہ کی
شان بہت بڑی ہی اس سی کیا بیوقوف ہی تو جانتا ہی تو کیا چیز ہی اللہ بیشک تخت اوسکا اوسکے
آسمانون پر اسیطرح ہے جیسے ہی اور بتلایا اپنی انگلیون سے کہ قبہ کی طرح اور بیشک وہ چرچر بولتا ہے
اوس سے جیسا چرچر بولی پالان اونٹ کا سوار کی بوجھ سی **ف** یعنی ملک عرب مین قحط پڑا تھا سو
ایک گنوار نے آکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو اوسکی سختی بیان کی اور دعا کی طلب کی اور یہ کہا
کہ تمھاری سفارش اللہ کے پاس ہم چاہتے ہین اور اللہ کی تمھارے پاس سو یہ بات سنکر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بہت خوف و دہشت مین آگئے اور اللہ کی بڑائی اونکے منہ سے نکلنے لگی اور ساری مجلس کے لوگون کے چہرے
اللہ کی عظمت سے متغیر ہوگئے پھر اوس شخص کو سمجھایا کہ کسیکو کسی کا سفارشی ٹھہرانے تو یون ہوتا ہے
کہ اصل کاروبار اوسکے اختیار مین ہو اور سفارش کرنیوالا کی خاطر سے وہ کردے سو جب یہ کہا کہ اللہ کو
سفارشی پیغمبر کے پاس ہمنے ٹھہرایا سو گویا اصل مختار پیغمبر کو سمجھا اور اللہ کو سفارشی سو یہ بات محض
غلط ہی اللہ کی شان بہت بڑی ہی کہ سب انبیا اور اولیا اوسکے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی
کمتر ہین کہ ساری آسمان و زمین کو عرش اوسکا قبہ کیطرح گھیر رہا ہے اور باوجود اس بڑائی
کے اوس شاہنشاہ کی عظمت نہین تھام سکتا بلکہ اوسکی عظمت سے چرچر بولتا ہی سو کسی

مخلوق کی کیا طاقت کہ اوسکی بڑائی کا بیان بھی کر سکی اور اوسکی عظمت کی سیا نمین اپنا خیال اور وہم بھی
دوڑا سکی پھر کسی کام مین دخل کر دی کی اور اوسکی سلطنت مین ہاتھ ڈالنی کی توکسکو قدرت وہ خود
مالک الملک بغیر لشکر اور فوج کے اور بغیر کسی وزیر اور مشیر کے ایک آن مین کڑوڑون کام سنوار دیتا ہی
وہ کسکی روبرو سفارش کرے اور کسکا یہ منہ کہ اوسکی سامنی کسی کام کا مختار بن کر بیٹھے سبحان اللہ
اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اوسکے دربار مین یہ حالت ہی کہ ایک گنوار کے
منہ سی اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کی بیحواس ہوگئے اور عرش سے فرش تک جو اللہ کی عظمت
بھری ہوئی ہی بیان کرنے لگے پھر کیا کہیے ان لوگونکو کہ اس مالک الملک سی ایک بھائی بندی کا
سا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھکر کیا کیا بڑھ بڑھ کر باتین کرتے ہین کوئی کہتا ہی کہ مین نے
اپنی رب کو ایک کوڑی کو مول لیا اور کوئی کہتا ہی مین اپنی رب سے دو برس بڑا ہون اور کوئی
کہتا ہی کہ اگر میرا رب میری پیر کے سوای کسی اور صورت مین ظاہر ہو تو ہرگز اوسکو نہ دیکھون اور
کسی نے یہ بیت کہی ہی **بیت** دل از مہر محمد ریش دارم ⁂ رقابت با خدای خویش دارم ⁂ اور کسی نے
یون کہا ہی **مصرع** با خدا دیوانہ باش و با محمد ہوشیار ⁂ اگر کوئی حقیقت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو حقیقت الوہیت سی افضل بتاتا ہی اللہ پناہ مین رکھی ایسی ایسی باتون سی کیا اچھی بیت کہی ہی کسی شاعر نے
بیت از خدا خواہیم توفیق ادب ⁂ بے ادب محروم گشت از فضل رب ⁂ اس بیت سی معلوم ہوا کہ
یہ جو لوگون مین ایک ختم مشہور ہی کہ اوسمین یون پڑھتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ یعنی ای شیخ
عبد القادر کچھ دو تم اللہ کے واسطے یہ لفظ کہنا چاہیے ہان اگر یون کہے کہ یا اللہ کچھ دے شیخ عبد القادر
کے واسطے تو بجا ہی غرض کہ ایسا لفظ منہ سی نہ بولے کہ جس سے کچھ بو بھی شرک کی یا بے ادبی کی آوے کہ اوسکی بہت بڑی
شان ہی اور وہ بڑا بی پرواہ بادشاہ ہی ایک نکتہ مین پکڑ لینا اور ایک نکتہ مین نواز دینا اوسی کا کام ہے
اور یہ بات محض بیجا ہی کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی کا بولا اور اوس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے کہ معما اور
پہیلی بولنے کی اور بہت جگہ ہین پر اللہ کی جناب مین ضرور نہین کوئی شخص بادشاہ سی یا اپنے
باپ سی ٹھٹھا نہین کرتا اور جگت نہین بولتا اس کام کے واسطے دوست آشنا ہین
نہ باپ اور بادشاہ اخرج مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ان احب اسمائکم الی اللہ عبد اللہ و عبد الرحمن ترجمہ مشکوۃ

کے باب الاسامی میں لکھا ہی کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے سب ناموں میں اچھا نام عبد اللہ و عبد الرحمن ہی ہیں یعنی عبد اللہ کی معنی بندہ اللہ کا اور
عبد الرحمن کے معنی بندہ رحمن کا سو ایسے ہی نام افضل ہیں جیسے عبد القدوس عبد الخالق خدا بخش اللہ دیا اللہ داد
غرض جس نام میں اللہ کی طرف نسبت نکلے خصوصًا اللہ کے اوسی نام کا ذکر ہو کہ اور کسیکو
نہیں بولتے اخرج ابو داؤد والنسائی عن شریح بن ہانی عن ابیہ انہ لما وفد
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع قومہ سمعہم یکنونہ بابی الحکم فدعاہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ان اللہ ہو الحکم والیہ الحکم فلم تکنی ابا الحکم ترجمہ
مشکوۃ کے باب الاسامی میں لکھا ہی کہ ابو داؤد اور نسائی نے ذکر کیا کہ شریح نے نقل کیا
اپنے باپ سے کہ وہ جب آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اپنی قوم کے ساتھ تو حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے سنا اون لوگوں کو کہتے ہیں اوسکو ابو الحکم یعنی اصل قضیہ چکا دینے والا پھر فرمایا
اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیشک اللہ ہی ہی اصل قضیہ چکانے والا اور اوسی کا ہی حکم پھر تجکو
کیوں کہتے ہیں ابو الحکم فائدہ یعنی یہ بات کہ ہر قضیہ چکا دے اور ہر جھگڑا اٹھا دے یہ اللہ ہی کی شان
میں ہی کہ آخرت میں جلوہ کریگا کہ سب اگلے پچھلے دین اور دنیا کے جھگڑے صاف ہو جاوینگے اس بات کی کسی
مخلوق کو طاقت نہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لفظ اللہ ہی کی شان کے لائق ہی
اور اوسمیں وہ پایا جاتا ہی وہ اور کسیکو نہ کہے جیسے بادشاہوں کا بادشاہ مالک سارے جہان کا خداوند جو چاہے
کر ڈالے معبود بڑا داتا بے پرواہ ہی وعلی ہذا القیاس اخرج فی شرح السنۃ
عن حذیفۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا تقولوا ما شاء اللہ وشاء
محمد وقولوا ما شاء اللہ وحدہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی میں
لکھا ہے کہ شرح السنۃ میں ذکر کیا کہ نقل کیا حذیفہ نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں نہ بولا کرو جو چاہے اللہ اور محمد صلعم اور بولا کرو جو چاہے
اللہ فقط فائدہ یعنے جو کہ اللہ کی شان ہے اور اوسمیں کسی مخلوق کو دخل نہیں
سو اوسمیں اللہ کے ساتھ کسی مخلوق کو نہ ملاوے گو کہ کتنا ہی بڑا ہو اور
کیسا ہی مقرب مثلاً یوں نہ بولے کہ اللہ و رسول چاہیگا تو فلانا کام ہو جاویگا کہ سارا کاروبار

جہان کا اللہ ہی کے چاہنے سے ہوتا ہی رسول کے چاہنے سے کچھ نہین ہوتا یا کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دلمین کیا ہی یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اوسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر اور اس بات کا کچھ مضایقہ نہین کہ کچھ دین کی بات مین کہے کہ اللہ و رسول ہی جانے یا فلانی بات مین اللہ و رسول کا یون حکم ہی کیونکہ دین کی سب باتین اللہ نے اپنے رسول کو بتا دی ہین اور سب بندونکو اپنے رسول کا فرمانبرداری کا حکم کر دیا ہی اخرج الترمذی عن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان و النذور مین لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ نقل کیا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسنے قسم کھائی غیر اللہ کی سو بیشک شرک کیا واخرج مسلم عن عبد الرحمن بن سمرۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا تحلفوا بالطواغی ولا بآبائکم ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان و النذور مین لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ نقل کیا عبد الرحمن نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قسم کھایا کرو جھوٹے معبدونکی اور نہ باپ دادونکی اخرج الشیخان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال ان اللہ ینہاکم ان تحلفوا بآبائکم من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت ترجمہ مشکوٰۃ کی باب الایمان و النذور مین لکھا ہی کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ منع کرتا ہے تمکو باپ دادون کی قسم کھانے سے جسکو قسم کھانا ہو سو اللہ ہی کی قسم کھاوے یا چپ رہے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال من حلف فقال فی حلفہ باللات و العزی فلیقل لا الہ الا اللہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الایمان و النذور مین لکھا ہے کہ بخاری اور مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرۃ نے نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کہ فرمایا جو کوئی قسم کھاوے یا چاہی پھر قسم کھاتا تھے لات اور عزی کی تو چاہیے پھر کہے لا الہ الا اللہ فـ یعنی عرب کی لوگ کفر کی حالت مین بتونکی قسم کھاتے تھے سو جب مسلمانونکے منہ سے اوس عادت کی موافق قسم نکل جاوے تو پھر لا الہ الا اللہ کہہ لیوین ان حدیثون سے معلوم ہوا کہ اللہ کے سوای کسی کی قسم نکھاوے اور اگر منہ سے نکل جاوے تو توبہ

تبھیے اور جسکی قسم کھائی کا شرک نہین دستور ہی اوسکی قسم کھانے سے ایمان مین خلل آتا ہی اخرج
ابوداود عن ثابت بن الضحاک قال نذر رجل علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ان ینحر ابلا ببوانۃ فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہل کان فیہا وثن من اوثان الجاہلیۃ یعبد قالوا لا قال فہل کان فیہا عید من اعیادہم قالوا لا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اوف بنذرک فانہ لا وفاء لنذر فی معصیۃ اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب النذور مین لکھا ہی
کہ ابوداود نے ذکر کیا کہ ثابت نے نقل کیا کہ ایک شخص نے منت مانی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وقت مین کہ ذبح کرے اونٹ ایک مقام مین کہ اوسکا نام بوانہ تھا پھر آیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے پاس اور خبر دی اونکو سو فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ کیا تھا اوس مین
کوئی تھان کفر کے وقت کا کہ پوجتے ہون لوگ کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ وہان کوئی تہوار ہوتا تھا
اونکا لوگون نے کہا کہ نہین فرمایا کہ تو پوری کر منت اپنی کیونکہ نہ پوری کیا چاہیے ایسی منت کہ اوسمین
کچھ اللہ کا گناہ ہووے یعنی اللہ کے سوای کسی اور کی منت ماننی گناہ ہی سو ایسی منت کو پورا
کرنا نہ چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اول تو اللہ کے سوای کسی اور کی منت نہ مانیے اور جو
مانی ہو تو پورا نہ کیجیے کیونکہ یہ بات خود گناہ ہی پھر اوسپر ہٹ کرنا اور زیادہ گناہ اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ جس جگہ اللہ کے سوای اور کسی کے نام پر جانور چڑھاتے ہون یا پوجا کرتے ہون یا
اور کسیطرحکا وہان جمع ہو کر شرک کرتے ہون وہان اللہ کے نام کا بھی جانور نہ لیجاہئے اور
کسیطرح اونمین نہ شریک ہوجیے نہ اچھی نیت سے نہ بری نیت سے کہ اونسے مشابہت کرنی خود
بری بات ہے اخرج احمد عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کان فی نفر من المہاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد لہ فقال اصحابہ یا رسول اللہ
یسجد لک البہائم والشجر فنحن احق ان نسجد لک فقال اعبدوا ربکم واکرموا اخاکم ترجمہ
مشکوۃ کے باب عشرۃ النساء مین لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رض نے
نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مہاجرین و انصار مین بیٹھے تھے کہ آیا ایک
اونٹ پھر اوسنے سجدہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سو اونکے اصحاب کہنے لگے کہ
ای پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو سجدہ کرتے ہین جانور اور درخت سو ہمکو تو ضرور چاہیے کہ تمکو سجدہ کرین

وفرمایا کہ بندگی کرو اپنے رب کی اور تعظیم کرو اپنے بھائی کی ف یعنی انسان آپس میں سب بھائی ہیں
جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اوسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجیے اور مالک سب کا اللہ ہے بندگی اوسکو
چاہیے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیا و انبیا امام و امامزادہ پیر و شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب
بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اونکو اللہ نے بڑائی دی وہ
بڑے بھائی ہوے ہمکو اونکی فرمانبرداری کا حکم کیا ہے ہم اونکے چھوٹے ہیں سو اونکی تعظیم
انسانوں کی سی کرنی چاہیے نہ خدا کی سی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بعضے بزرگوں کو بعضے
درخت اور بعضے جانور یا پتھر ہیں جیسا کہ بعضی درگاہوں پر شیر حاضر ہوتے ہیں اور بعضے پر ہاتھی اور بعضے
پر بھیڑیے مگر آدمی کو اوسکی کچھ سند نہیں پکڑنی چاہیے بلکہ آدمی ویسی ہی تعظیم کرے کہ اللہ نے بتلائی ہے اور
شرع میں جائز ہو سو اگر قبر پر مجاور بنا شرع میں نہیں بتایا سو ہرگز نہ بیٹھے اور کسی کی قبر پر کوئی شیر
سات دن بیٹھا رہتا ہو تو اوسکی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس کرنی نہ چاہیے اخرج

ابو داود عن قیس بن سعد قال اتیت الحیرۃ فرایتھم یسجدون لمرزبان لھم فقلت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احق ان یسجد لہ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقلت انی اتیت الحیرۃ فرایتھم یسجدون لمرزبان لھم فانت احق ان نسجد لک فقال
لی ارایت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا ترجمہ مشکوۃ

کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابو داود نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد نے نقل کیا کہ گیا میں
ایک شہر میں جسکا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو کہ سجدہ کرتے تھے
اپنے راجہ کو سو کہا میں نے البتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ لائق ہیں کہ سجدہ
کیجیے اونکو پھر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے اون
لوگوں کو کہ سجدہ کرتے ہیں اپنے راجہ کو سو تم تو بہت لائق ہو کہ سجدہ کریں ہم تم کو سو فرمایا مجھکو بھلا خیال تو کر جو تو گذرے
میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو ف یعنی میں بھی ایک دن
مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں تو کب سجدے کے لائق ہوں سجدہ تو اوسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی اس حدیث
سے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجیے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجیے نہ کسی تھان کو کیونکہ
جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو کبھی زندہ تھا اور بشریت کے قید میں

کہ تھا پھر مرکر کچھ خدا نہیں بن گیا ہے بندہ ہی بندہ ہے اخرج مسلم عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یقولن احدکم عبدی وامتی کلکم عبید اللہ وکل نسائکم
اماء اللہ ولا یقل العبد لسیدہ مولای فان مولاکم اللہ ترجمہ مشکوۃ کے باب الاسامی
میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
کہ کوئی تم میں سے یوں نہ بولے کہ میرا بندہ اور میرے بندے تم سب اللہ کے بندے ہو اور تمہاری
عورتیں سب اللہ کی بندی ہیں اور غلام بھی اپنے میاں کو یوں نہ کہے کہ میرا مالک کیونکہ
تم سب کا مالک اللہ ہی ہے ف یعنے میاں اپنے غلام و لونڈی کو اپنا بندہ اور بندی نہ کہے
اور غلام اپنے میاں کو اپنا مالک نہ کہے کیونکہ مالک اللہ ہی ہے اور باقی سب اوسی کے بندے
ہیں نہ ایک دوسرے کا بندہ ہے نہ مالک اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کسی کا حقیقت میں غلام
ہی ہے سو وہ بھی آپس میں گفتگو نہ کریں کہ یہ اوسکا بندہ ہے اور وہ اوسکا مالک پھر جھوٹ موٹ کا بندہ بننا
اور عبد النبی اور بندہ علی اور بندہ حضور اور پرستار خاص اور رام پرست اور آشنا پرست اور پیر پرست
اپنے تئیں کہلوانا اور کسیکو خداوند خدایگان داتا کہہ بیٹھنا تو محض بیجا ہے اور نہایت بے ادبی
اور ذرہ سی بات میں کہنا کہ تم ہمارے جان و مال کے مالک ہو ہم تمہارے بس میں ہیں جو چاہو کرو
محض جھوٹ ہے اور شرک کی بات اخرج الشیخان عن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم لا تطرونی کما اطرت النصاری عیسی ابن مریم فانما انا عبدہ فقولوا عبد اللہ
ورسولہ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ میں لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا
کہ حضرت عمر رض نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو حد سے مت بڑھاؤ جیسا
عیسی ابن مریم کو نصاری نے حد سے بڑھایا سو میں تو اوسکا بندہ ہی ہوں سو یہی کہو کہ اللہ کا بندہ ہے
اور اوسکا رسول ف یعنی جو جو خوبیاں اور کمالات اللہ نے مجکو بخشے ہیں سو بیان کرو وہ سب رسول
کہنے ہی میں آجاتی ہیں کیونکہ بشر کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں اور سارے مراتب اوس سے نیچے ہیں
مگر آدمی رسول ہو کر بھی آدمی ہی رہتا ہے اور بندہ ہی ہوتا ہے اوسکا فخر یہ ہے کہ پھر اوسمیں خدائی کی
شان نہیں آجاتی اور خدا کی ذات میں نہیں ملجاتا سو یہ بات کسی بندہ کے حق میں نہیں کہنا چاہیے کہ نصاری نے
ایسی ہی باتیں حضرت عیسیٰ کے حق میں کہکر کافر ہوگئے اور اللہ کی درگاہ سے راندے گئے سو ایسی بیجا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو فرمایا کہ تم نصاریٰ کی چال نہ چلو اور اپنے پیغمبر کی تعریف میں حد سے
مت بڑھو کہ نصاریٰ کی طرح کہیں مردود نہ ہو جاؤ ولیکن افسوس کہ انکی امت کے بے ادب لوگوں نے انکا کہا
نہ مانا اور آخر نصاریٰ کی سی باتیں کہنے لگے کیونکہ نصاریٰ بھی حضرت عیسیٰ کو یہی کہتے تھے کہ اللہ انکی صورت
میں ظاہر ہوا اور وہ ایک طرح سے انسان ہیں اور ایک طرح سے خدا سو بعینہ یہی بات بعضوں نے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کہہ ڈالی چنانچہ کسی نے یوں کہا ہے بیت فی الجملہ ہمیں کہ بود کہ بی آمد ہی قرت
پھر قرآن کہ دیا ہی پو درعایت آن شکل عرب وا ... دارای جہان ... اور کسی نے یوں کہا ہے
بیت تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل سلمای حدوث تو و لیلای قدم را تا مجمع امکان و وجوب
نو غشتند ... و مشعین ... اطلاق اعم ... بلکہ بعضے جھوٹی دعا بازوں نے اس بات کو خود پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف نسبت کیا ہے کہ انھوں نے خود فرمایا ہے انا احمد بلا میم اور اسیطرح ایک بڑی سی
عبارت عربی بناکر اور اوسمیں ایسی ایسی خرافاتیں جمع کر کر اوسکا نام خطبۃ الافتخار رکھا ہے اور اوسکو
حضرت مرتضیٰ علی کی طرف نسبت کیا ہے سبحانک ہذا بہتان عظیم اللہ سارے جھوٹوں کا منہ
کالا کرے اور جسطرح نصاریٰ کہتے ہیں کہ سارے کاروبار اس جہان کے اور اوس جہان کی حضرت
عیسیٰ کے اختیار میں ہیں اور جو کوئی اونکو مانے اور اونکی التجا کرے اوسکو کچھ بندگی کی حاجت نہیں
اور کچھ گناہ اوسکو خلل نہیں کرتا اور کچھ حرام وحلال کا اوسکی حق میں امتیاز کرنا ضرور نہیں وہ خدا کا
بیٹا ٹھہرا ہے جو چاہے سو کرے حضرت عیسیٰ آخرت میں اوسکو شفاعت سے بچا لینگے سو اسیطرح کا عقیدہ
جاہل مسلمانوں کا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں ہے بلکہ اونسے اوتر کر اماموں کی اور اولیا کی بلکہ
ہر ملا مشائخ کی جناب میں یہی عقیدہ ہے ہدانا اللہ ہدایت کرے اخرج ابو داؤد عن مطرف بن
عبد اللہ بن الشخیر قال انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقلت انت سیدنا فقال السید اللہ فقلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا فقال قولوا
قولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان **ترجمہ** مشکوٰۃ کی باب المفاخرت
میں لکھا ہے کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مطرف نے نقل کیا کہ میں بنی عامر کے ایلچیوں کے ساتھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا پھر کہا ہمنے کہ تم سردار ہو ہمارے سو فرمایا کہ سردار تو اللہ ہی پھر کہا ہمنے کہ بڑے ہمارے
ہو بزرگی میں اور بڑے سخی ہو سو فرمایا کہ خیر اسطرح کا کلام کہو یا اس سے بھی تھوڑا کلام کرو اور تمکو کہیں

بے ادب نکر دے شیطان ف یعنی کسی بزرگ کی تعریف مین زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف
ہو سوہی کرو سو اوسمین بھی اختصار ہی کرو اور اوس مین بھی انمین منہ زور گھوڑے کی طرح مت دوڑو کہ کہین
اللہ کی جناب مین بے ادبی ہو جاوے اب سنا چاہیے کہ سردار کے لفظ کے دو معنی مین ایک تو یہ کہ وہ خود
مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہو خود آپ جو چاہے سو کرے جیسے ظاہر مین بادشاہ سو یہ بات تو اللہ
کی شان ہے اِن معنون کر اوسکے سوا کوئی سردار نہین اور دوسرے یہ کہ رعیتی ہی ہو پر اور رعیتون سے
امتیاز رکھتا ہو کہ اصل حاکم کا حکم اول اوسپر آوے اور اوسکی زبانی اورونکو پہنچے جیسا ہر قوم کا چودھری
اور گانو کا زمیندار سو ان معنون کر ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے اور ہر امام اپنے وقت کی لوگونکا اور ہر مجتہد
اپنے تابعونکا اور ہر بزرگ اپنے مریدونکا اور ہر عالم اپنے شاگردونکا کہ یہ بڑے لوگ اول اللہ کے حکم پر آپ قائم
ہوتے ہین اور پیچھے اپنے چھوٹونکو سکھاتے ہین سو اسیطرح سے ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سارے جہان
کے سردار ہین کہ اللہ کے نزدیک اونکا مرتبہ سب سے بڑا ہے اور اللہ کے احکام پر سب سے زیادہ قائم ہین اور
اللہ کی راہ سیکھنے مین سب اونکے محتاج ہین اِس معنون کر اونکو سارے جہان کا سردار کہنا کچھ مضائقہ نہین
بلکہ ضروریون ہی جاننا چاہیے اور اون پہلے معنون سے ایک چیونٹی کا بھی سردار اونکو نجاننے کیونکہ
وہ اپنی طرف سے ایک چیونٹی مین بھی تصرف نہین کر سکتے اخرج البخاری عن عائشہ رضہ
انها اشترت نمرقة فيها تصاوير فلما رآها رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قام
على الباب فلم يدخل فعرفت في وجهه الكراهة قالت قلت يا رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم اتوب الى الله والى رسوله ماذا اذنبت فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما بال
هذه النمرقة قالت قلت اشتريتها لك لتقعد عليها وتوسدها فقال رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم ان اصحاب هذه الصور يعذبون يوم القيامة ويقال لهم احيوا ما خلقتم
وقال ان البيت الذي فيه الصور لا تدخله الملائكة ترجمہ مشکوۃ کے باب التصاویر
مین لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ بی بی عائشہ رضہ نے نقل کیا کہ اونھون نے خریدا
ایک غالیچہ کہ اوسمین تصویرین تھین پھر جب اوسکو دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
دروازے پر کھڑے ہو گئے اور اندر نہ گئے سو پہچانی مین نے اونکے چہرے پر ناخوشی کہا مین نے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین توبہ کرتی ہون اللہ اور اللہ کے رسول کی روبرو کیا گناہ کیا مین نے سو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا کہ کیسا ہی بنا لیجیو کہا میں نے کہ تمہارے لیے خریدا ہے تو بیٹھیو اور اوسکا تکیا بنا لیو سو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک ان تصویروں والے قیامت کے دن عذاب میں کھینچینگے اور کہا جاویگا
اونکو کہ جان ڈالو اوس چیز میں کہ بنائی تمنے اور فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوتی ہے اوس میں فرشتے
نہیں آتے **ف** یعنی اکثر مشرک مورتوں کو پوجتے ہیں سو اسلیے فرشتوں کو تصویروں سے گھن
آتی ہے اور پیغمبروں کو بھی اوس سے نفرت ہے اور اونکے بنانے والوں پر عذاب ہوگا کہ بت پرستی
کا سامان اکٹھا کرتے ہیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل لوگ پیغمبر کے یا اماموں
کی یا اولیاؤں کی یا اپنے پیروں کی تصویروں کی تعظیم کرتے ہیں اور اپنے پاس برکت
کے لیے رکھتے ہیں سو محض گمراہ ہیں اور شرک میں ڈوبے ہوے اور پیغمبر اور فرشتے اوسسے
بیزار ہیں بلکہ سب تصویروں کو ناپاک سمجھکر گھر سے دور کیجے کہ پیغمبر بھی خوش ہوں اور فرشتے بھی
اوس گھر میں آویں اور اونکے قدم سے گھر میں برکت پھیل جاوے اخرج البیہقی عن
عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول اشد الناس
عذابا یوم القیامۃ من قتل نبیا او قتله نبی او قتل احد والدیه والمصورون وعالم
لا ینتفع بعلمه **ترجمہ** مشکوۃ کے باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بیہقی نے ذکر کیا
کہ عبد اللہ بن عباس نے نقل کیا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ سب
لوگوں سے بڑا عذاب قیامت کے دن اوس شخص کو ہے کہ اوسنے کسی نبی کو مارا یا اوسکو کسی نبی نے
مارا یا اوسنے کسی اپنے ماں باپ کو مارا اور تصویر بنانے والوں کو اور اوس عالم کو کہ اوسکو اوسکے
علم سے کچھ فائدہ نہوا **ف** یعنی تصویر بنانے والا بھی ان بڑے بڑے گنہگاروں میں
داخل ہے یہاں سے تصویر بنانے کا گناہ سمجھا چاہیے کہ یزید و شمر نے تو پیغمبر کو نہیں مارا بلکہ پیغمبر کے
نواسے کو اور امام وقت کو کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب تھا اور تصویر بنانے والا کو خود پیغمبر
کے قاتل کے ساتھ گنا ہے تو وہ یزید اور شمر سے بھی بدتر ہے اخرج الشیخان عن ابی ہریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن
ذہب یخلق کخلقی فلیخلقوا ذرۃ او لیخلقوا حبۃ او شعیرۃ **ترجمہ** مشکوۃ کے
باب التصاویر میں لکھا ہے کہ بخاری و مسلم نے ذکر کیا کہ ابو ہریرہ نے

نقل کیا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہتے تھے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ کون زیادہ بے ادب ہوگا
اوس شخص سے کہ ارادہ کرے کہ پیدا کرے جیسی میں پیدا کرتا ہوں سو بھلا ایک ذرہ یا ایک دانا یا ایک جو تو پیدا
کرلیں ف یعنی تصویر بنانیوالا اپرے میں خدائی کا دعوی کرتا ہے کہ جو چیزیں اللہ نے بنائی ہیں انکے
مثل بنانے کا ارادہ کرتا ہے سو بڑا بے ادب ہے اور یہ اوسکا دعوی صریح جھوٹ ہے کیونکہ ایک دانہ
کے بنانے کا بھی مقدور نہیں رکھتا محض نقل کاٹ لیتا ہے واخرج رزین عن انس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی لا ارید ان ترفعونی فوق منزلتی التی
انزلنیہا اللہ تعالی انا محمد بن عبد اللہ عبدہ ورسولہ ترجمہ مشکوۃ کے باب المفاخرۃ
مین لکھا ہے کہ رزین نے ذکر کیا کہ انس نے نقل کیا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ بیشک مین نہین چاہتا کہ بڑھا دو تم مجھکو زیادہ اوس مرتبہ سے کہ اللہ نے بخشا ہے مجھکو
سو مین تو وہی محمد ہون بیٹا عبد اللہ کا کہ اللہ کا بندہ ہی ہون اور اوسکا رسول ف یعنی جیسے
اور سردار اپنی تعریف مین مبالغہ کرنے سے خوش ہوتے ہین سو پیغمبر ویسے تھے کیونکہ اور سردارون
کو کچھ اون مبالغہ کرنیوالونکے دین سے کچھ کام نہین ہوتا خواہ درست رہے خواہ بگڑ جاوے
اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اپنی امت کے بڑے مربی شفیق تھے اور اوپر بہت مہربان اور
رات دن اونکو اپنی امت کے دین ہی درست کرنے کی فکر تھی سو جب انھون نے معلوم کیا
کہ میری امت کے لوگ مجھسے بڑی محبت رکھتے ہین اور بہت احسانمند اور یہ دستور ہے کہ
جب کسیکو کسی سے بہت محبت ہوتی ہے تو اپنے محبوب کے خوش کرنے کو اوسکی تعریف مین
حد سے بڑھ جاتا ہے اور جو کوئی پیغمبر کی تعریف مین حد سے بڑھیگا تو خدا ہی کی بے ادبی کریگا
اور اس سے بالکل اوسکا دین برباد ہو جاوے گا اور پیغمبر کا اصل دشمن بنجاوے گا سو اسی لیے
فرمادیا کہ مجکو یہ مبالغہ خوش نہین آتا سو میرا نام محمد ہے نہ اللہ نہ خالق نہ رازق اور سب
آدمیون کی طرح اپنے باپ ہی سے پیدا ہوا ہون اور بندہ ہی ہونا میرا فخر ہے مگر اور سب
لوگون سے امتیاز مجکو یہی ہے اللہ کے احکام سے مین واقف ہون اور لوگ غافل ہیں اونکو
اللہ کا دین مجھی سے سیکھنا چاہیے سو ایسی مالک ہمارے اپنے ایسے پیغمبر رحیم وکریم پر ہزارون
درود و سلام بھیج اور اونھون نے جیسا ہے ویسے جاہلون کو دین کے سکھانے مین حد سے

٦٥

زیادہ کوشش کی سو تو ہی اوس کوشش کی قدر دانی کر کہ ہم تو ایک عاجز بندے ہین ہمسے
نہ ہو سکتی وہ مقدور نہ تھا اور جیسا تو نے اپنے فضل سے ہمکو شرک و توحید کے معنی خوب سمجھائے اور لا الٰہ الا اللہ
کا مضمون خوب تعلیم کیا اور شرک لوگون مین سے نکال کر موحد پاک مسلمان بنایا اسیطرح
اپنے فضل سے بدعت و سنت کے معنی خوب سمجھا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معنی
تعلیم کر اور بدعتی بد مذہبون مین سے نکال کر سنی پاک متبع سنت کا کر آمین یارب العالمین

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

 | خاتمۃ الطبع | URDU STACKS

ہزاران ہزار حمد و ثنا اوس خالق ارض و سما کو سزاوار ہے کہ جو ایک امر کن سے سارے جہان
کو پردۂ عدم سے جلوہ گاہ وجود مین لایا اور نعت فراوان اوس حبیب مختار اور اوسکے آل اطہار
اور اصحاب کبار کو زیبا ہے کہ جنکے پرتو نور حمیت بیان سے قلوب ارباب ازعان و ایقان
کے منور ہین ۔ بعد اسکے اوپر رائے صاحبان ایمان و تقوی دوست کے
واضح ہو کہ کتاب فیض انتساب حرز جان و حفظ دین و ایمان یعنی
تقویۃ الایمان تصنیف عالم اکمل فاضل اجل مجاہد جلیل
مولانا محمد اسمٰعیل شہید علیہ رحمۃ اللہ المجید
انا نون مطبع رفیع و نامی دریای فیض رسانی مظہر مروت
و قدر دانی ابر کرم دلنواز سحاب جاہ
و اقبال مشہور نزدیک و دور منشی نولکشور
صاحب مین باحسن اہتمام صحت تمام
ماہ جولائی سنہ ۱۸۷۶ عیسوی
مقام لکھنؤ مین
نقش پذیر طبع
ہوئی